تحیّت

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

شہزاد مجدّدی

Marfat.com

تحیّت

(مجموعۂ حمد ونعت)

شہزاد مجدّدی

دارالاخلاص

Marfat.com

باسمہٖ تعالیٰ

98209

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

کتاب: **تحیّت**

مصنف: شہزاد مجددی

سرورق: مدنی گرافکس، لاہور

کمپوزنگ: راشد محمود

صفحات: ۲۳۲

اشاعت: ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ ۲۰۱۰ء

ہدیہ: /۱۸۰ روپے

اہتمام: دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)

گلی نمبر ۱۹۔ ۴۹ ریلوے روڈ لاہور

042-7234068

E-mail: msmujaddidi@hotmail.com
msmujaddidi@yahoo.com

Marfat.com

تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ[1]★

جنت میں ان کا استقبالیہ کلمہ سلام ہوگا۔

عن عَبْدِ اللّٰهِ

قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ[2]★

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم قرآن کی سورۃ کی طرح دیا کرتے تھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

★[1] (ابراھیم: 23) ★[2] (سنن نسائی: رقم: 1158- مسند احمد: رقم: 3551)

Marfat.com

انتساب!

شب و روز

محراب نعت میں

مراقب رہنے والوں کے نام!

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
4	انتساب	☆
5	فہرست	☆
11	تجلّیات تحیّت (شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری)	☆
15	تحیّت کی شعری اقدار (جناب عزیز احسن)	☆
23	تحیّت .... ثنائے حامد ومحمود (پروفیسر محمد اکرم رضا)	☆
	حمدِ باری تعالیٰ	
31	ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری	1
34	ذاتِ قدیم صاحبِ ہر فخر و ناز ہے	2
37	گر آنکھ سو بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام	3
39	خدایا حاکمِ مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا	4
41	نفسِ امّارہ نے جب طوفاں کوئی برپا کیا	5
43	حمد و مناجات (عربی سے ترجمہ)	7
44	صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا	8
46	جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے	9
48	وہ صاحبِ کُن، مالکِ کل، خالقِ انوار	10
50	وہی لوگ لائقِ رشک ہیں جو یہ کام خیر سے کر گئے	11

Marfat.com

12	گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا	52
13	کہاں کے یہ زبان ولب مرا رنگِ ثنا کیا ہے	54
14	اک عہدِ بے مثال ہے "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ"	56
15	قرآن کی زبان میں ہوں محوِ گفتگو اِیَّاکَ نَعۡبُدُ	59
16	تو خالقِ عظیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن	61
17	کتاب حکمت و دانش کی ابتدا ادراک	63
18	صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے	65
19	بخش مولا مرے دل کو بھی وہی سوز و گداز	67
20	دلِ تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا	69
21	ہر وقت رہے دل میں تری یاد الٰہی	71
22	مرا سرمایۂ ہستی تری حمد و ثنا مولا	74
23	گو جدا ہاتھ سے قلم نہ ہوا	76
24	میٹھی نیند سلاتا ہے تو	78
25	رُوبرو ہے حرم تیری توفیق سے	80
26	سوزِ حفیظ دے مجھے ذوقِ ندیم دے	84
27	صلِّ علیٰ کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد	87
28	خدا گر نہ توفیق دے بندگی کی	89
29	خدایا رحم فرما سیّدِ کونین کا صدقہ	91
30	حمدِ ربّ ہے مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں	93
31	حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں	95
32	شان بیت اللہ کی	98

Marfat.com

نعتِ سرورِ کونین ﷺ

33	بھلا کیسے ہو ہم سے حق ادا توصیفِ احمد کا	101
34	خدا حضور کا قرآں مرے حضور کا ہے	104
35	مجھ سے پھر عرضِ مدعا نہ ہوا	106
36	ایماں ہے بادباں تو ستارا ہے ان کا نام	108
37	مجھ سے عاصی پہ رحمت کی حد ہوگئی	111
38	بہ ہر نفس شہِ دیں پر ہزار بار درود	114
39	آرزوئے دیدۂ موسیٰ کو یوں پورا کیا	117
40	مِلاؤں کیا میں کسی سے نظر مدینے میں	120
41	جو ہو صدقِ طلب سلطان بحر و بر سے ملتا ہے	122
42	کیا بتائے بشر آپ کا مرتبہ جانتا ہے خدا ہی مقام آپ کا	124
43	خیرالوریٰ کہوں انہیں شمس الضحیٰ کہوں	126
44	صحرا میں گلِ سبز دمکتا نظر آیا	128
45	مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ	130
46	کب تک رہیں گے ایسے سنین و شہور اور	133
47	اک عالم سرور میں باچشم تر ملے	135
48	ختم الرسل ہیں سارے زمانوں کے مقتدا	137
49	لیے دلوں میں تمنائے ارض پاک چلے	139
50	وہی لمحے حاصل زندگی ہیں جو اُن کے در پہ گزر گئے	141
51	جہاں کو کفر کی ظلمت سے کرنے پاک جب آیا	143
52	نگاہِ زائرِ طیبہ میں گنبد، سبز سر چمکا	145

Marfat.com

53	اِدھر اسمِ گرامی لب پہ ہے فخرِ دو عالم کا	147
54	رسائی بارگاہِ پاک میں جس دم ہوئی اپنی	149
55	رسولِ پاک سے سن عظمتِ حمد خدا کیا ہے	151
56	اس محبوب کا صدقہ میری مان ہوا	153
57	خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلئے	156
58	محبوب ربّ عرش ہے، میرِ حجاز ہے	159
59	ہو کیسے حق ادا پھر ہم سے ان کی نعت و مدحت کا	161
60	سرورِ کون و مکاں سیّدِ ذیشانِ عرب	163
61	خلوص، امن، اخوت، حیاء وفا ادراک	165
62	بارانِ کرم مجھ پہ بھی برسائے مدینہ	167
63	یاد جب خلوتِ خورشیدِ حرا آتی ہے	169
64	کوئی خوش بخت مرے شہر سے جب جائے حجاز	171
65	منگتے کا بھرم رکھنا سرکار کی سنت ہے	173
66	ابر کرم کچھ ایسا برسا تیری گلی میں	175
67	جو اہلِ قرب ہیں کب آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں	177
68	اللہ نے یوں شان بڑھائی ترے در کی	179
69	مہکتا گلستان مدینے کی گلیاں	182
70	ہر اک خوبی اسے زیبا جو ہے تعریف کے لائق	183
71	دل کی بستی بسائی تری نعت نے	186
72	آپ کے ہو کے یا نبی ہم لوگ	188
73	کس طرح نہ ہو منبعِ انوار عمامہ	189

Marfat.com

74	نانا کو کریں پیش جو حسنین عمامہ	193
75	حیاتِ بے ثبات کو خدا اگر دوام دے	194
76	تنویرِ سخن نیرِّ تابانِ رسالت	196
77	اللہ نے کر دی ہے بیاں شان رسالت	198
78	جمالِ سرورِ دیں کا کہاں سے لاؤں پیمانہ	202
79	ان پر درود بھیجئے حمدِ خدا کے بعد	205
80	ذکرِ شہِ انام ہے نام خدا کے بعد	207
81	جیسے خدا کی ذات سے ہیں مصطفٰی قریب	210
82	یہی میرا وظیفہ ہے، یہی میری عبادت ہے	212
83	زہے مقدر ہمیں بھی نسبت ہے بارگاہِ شہِ شہاں ﷺ سے	214
84	شکر ہو سکتا نہیں اس پر خدائے پاک کا	216
85	مجھے فیضان صبح و شام آتا ہے محمد کا	218
86	دو عالم کی زینت رسالت کسی کی	220
87	خدا کا تقرب ہے قربت کسی کی	222
88	ہر عقیدت پہ مقدّم ہے عقیدت اپنی	223
89	رسولِ ہر دو عالم کا ہے یہ فرمان ''لَا تغضب''	224
90	آتی ہیں بہت یاد مدینہ کی کھجوریں	227
91	قطعات	229
92	قطعات	230
	تبصرہ	231

Marfat.com

الٰہی لذتِ حمد و ثنایت دہ زبانم را

ز مشکِ نعتِ پیغمبر معطّر کن دہانم را

Marfat.com

تجلّیات تحیّت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

نعت گوئی تاجدار کائنات ﷺ کا فیضان سرمدی ہے جو گزشتہ چودہ صدیوں سے ہزار ہا شعراء کرام کے قلوب واذہان کو سرشار کر رہا ہے۔ ہر شاعر کے پاس نئے اور نادر مضامین کی بہتات اور خیالات کا ہجوم بلاشبہ سرکار دو عالم ﷺ ہی کا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ وسعت مطالعہ، تخلیقی صلاحیت، فنی شعور اور قوت اظہار ایسے اوصاف اس جوہر موہوب کے فروغ کے لیے فریضۂ خدمت انجام دیتے ہیں جبکہ ذات نبوی ﷺ سے ربط وتعلق، عشق بے پایاں، دل گداختگی اور روحانی وارفتگی ایسی کیفیات ہیں جو رہنمائے سفر بن جاتی ہیں۔ نعت گو شاعر کے لیے ضروری ہے کہ وہ فن میں پختہ بھی ہو اور عشق میں کشتہ بھی، شاعر کا تعلق قبیلۂ عشاق سے ہوتا ہے جو عشق میں کشتہ نہ ہوا وہ نعت میں پختہ نہ ہوا۔

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

نعت گو شاعر خود صاحب وجد ہوتا ہے۔ اس کا شعور، الفاظ بن کر شعری لباس زیب تن کرتا ہے۔ اس کا قلم رقص کناں ہوتا ہے۔ اس کے جذبات وادی تخیل سے گزرتے ہیں اور کلمات شاہراہ ترسیل سے۔ وہ میخانہ تخیلات کے جام بھر بھر کے پیتا ہے اور چشم تصور میں اپنے مذکور کی ہم نشینی سے لطف آشنا رہتا ہے۔ دیار عشق کی ”یہ پاکیزہ معصیت کیشی“ اسے زہد وتقویٰ کی اعلیٰ منزلوں کا جلیس بنا دیتی ہے۔ اسی لیے اقبال نے کہا:

مقام شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں

Marfat.com

اس لیے نعت گو، جب نعت کہتا ہے تو گویا کنجِ دہن سے صبح طلوع ہوتی ہے۔ نسیم سحر اٹھکیلیاں لے کر چلتی ہے۔ چمنِ عشق کے تازہ پھول عطر بیزیاں کرتے ہیں۔ سحاب رحمت وادئ باطن پہ برستا ہے اور مطلعِ قلب پر انوارِ قدسی کی ضوفشانی ہوتی ہے۔ نعت گوئی ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اس میں لب ولہجہ کی شائستگی، طرزِ ادا کی شگفتگی، نکتہ سنجی، معنویت شناسی، الفاظ کی تراش خراش اور تشبیہات و استعارات کی بوقلمونی درکار ہے۔ پھر اس کے ساتھ قلب و باطن پر تطہیری ردا، نبوت شناسی اور ولایت فہمی بھی چاہئے۔ اس کے لیے خورشید حرا سے نورِ طلبی اور سایہ بے سائیگی سے تعلق بھی چاہئے۔ چنانچہ قسام فیض الوہیت ﷺ نے اپنی نگاہِ کرم سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) صحابہ شعراء اور بارہ (۱۲) صحابیات شاعرات تخلیق فرمائیں۔ اور وہ قافلہ اسی فیض کے تسلسل سے آج تک رواں دواں ہے۔ اس کاروانِ چنیدہ میں شمولیت، توفیق کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔ یہی توفیق عزیزم علامہ محمد شہزاد مجددی کو بھی عطا ہوئی تو وہ نعت گوئی کے جادۂ حسین پر عازم سفر ہوئے۔

علامہ محمد شہزاد مجددی کو دیگر علمی و روحانی فضائل کے علاوہ ربِّ لم یزل کی طرف سے نعت گوئی کا وصف بھی ودیعت کیا گیا ہے اور وہ علمی و ادبی حلقوں میں اس حوالے سے اپنی خاص پہچان رکھتے ہیں۔ ان کی حمدیہ ونعتیہ شاعری ادبی وفنی محاسن کا مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ اور تعلق بالرسول ﷺ کے حوالے سے بھی قاری پر نئے در کھولتی ہے اور پڑھنے والا خود کو محبت وعبودیت سے معمور فضاؤں میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ علوم دینیہ سے گہری وابستگی، قرآن و حدیث اور سیرت نبوی ﷺ کے عمیق مطالعہ نے ان کی نعت کو نہ صرف نکھار اور ندرت سے نوازا ہے بلکہ اسے شرعی اعتبار و استناد بھی بخشا ہے۔ نعت کے ہفت خواں کو طے

Marfat.com

کرنے میں جہاں ان کے جذبۂ عشق رسول ﷺ نے انہیں خضر راہ کا کام دیا ہے وہاں اس پل صراط سے بخیر وخوبی گزرنے میں ان کے ذوق نقد ونظر نے بھی ہم کاری کی ہے۔ علامہ مجددی نے اکابر امت سے بھی اس سلسلہ میں بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ سفرِ نعت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا رہبر و مرشد گردانتے ہیں۔

میں بھی ہوں شہزاد شامل کاروانِ نعت میں
یوں تعلق کعب و حسّان و سنائی سے ہوا

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی اہل نعت کو تلوار کی کی اس دھار پر چلتے ہوئے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو رہنما بنانے کا مشورہ دیا ہے۔

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو نقش قدم حضرت حساں بس ہے

میری دعا ہے باری تعالیٰ انہیں اس کاروانِ شوق میں شرف قبولیت کے ساتھ شامل رکھے، وہ قرآن سے جو کہ منشور نعت ہے، اخذ فیض کرتے رہیں اور سنت سے، جو کہ دیوان نعت ہے، مستنیر ہوتے رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو
خاکپائے عشاق مصطفیٰ ﷺ
(ڈاکٹر) محمد طاہر القادری

Marfat.com

اک تسلسل ہے تحیات و ثنا کا پیہم

ہو تسلیم دمادم ہے عقیدت اپنی

تحیّت کی شعری اقدار

پر ایک نظر

جناب عزیز احسن (کراچی)

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنے لا محدود علم سے کچھ علم عطا فرما کر اسے فضیلت دی لیکن اس کی طبیعت میں خیر وشر دونوں کو اختیار کرنے کا داعیہ بھی رکھ دیا اور خیر و شر دونوں کے انتخاب کرنے کے لیے انسانی طبائع کو آزاد چھوڑ دیا، البتہ سعید روحوں میں خیر کی طلب اور تڑپ کا مادہ رکھ دیا۔

تکوین کائنات کا حاصل، صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اس حقیقت کا شعور جن انسانوں کو دیا گیا وہ غیر معمولی عابد و زاہد، عالم و فاضل ،تخلیق کار و ہنرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں میں اسوۂ پیمبری کو قبول کرنے، اس کی پیروی کرنے اور اسے اپنی فکر کا حصہ بنانے کا داعیہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے جمال صوری و معنوی کی عکس بندی کرنے میں صرف کر دیں۔ حسب استطاعت کسی نے حضور اکرم ﷺ کے شمائل محفوظ کیے، کسی نے مغازی کا تذکرہ لکھا، کسی نے احادیث کی جمع و تدوین کو عمر بھر کا وظیفہ بنایا تو کسی نے آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقوش محفوظ کیے، کسی نے قرآن کریم کی تفسیر میں حضور ﷺ کے قول، عمل اور تقریر کو پیش نظر رکھا تو کسی نے آقا حضور ﷺ کے ساتھ محبت کے احساسات کو زبان دی۔ مؤخر الذکر گروہ کے لوگ ان شعراء میں شمار ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ”ہر وادی میں بھٹکتے پھرنے والے شعراء کے مقابلے

Marfat.com

میں ایمان لانے، اعمال صالحہ کرنے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہ کرنے والوں" میں شمار فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی سعادت پانے والے شعراء میں اللہ کے محبوب رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی توصیف وثناء کرنے کا داعیہ پیدا ہوا اور پھر یہی ان کا وظیفۂ حیات بن گیا۔

مجھے یقین ہے کہ حمدیہ ونعتیہ شاعری چونکہ قرآنی فکر کا عکس لیے ہوئے ہوتی ہے اس لیے یہ شاعری، قیامت اور قیامت کے بعد جنت میں بھی اسی طرح سنی اور سنائی جائے گی جس طرح بڑے خلوص سے آج اس کی محافل سجتی ہیں۔ میرا یہ خیال قرآن کی آیت کریمہ "مِمَّا یَشْتَھُوْنَ" (تاکہ لے لیں اپنی رغبت کے مطابق) کی اساس پر قائم ہوا ہے۔ جنت میں جنتیوں کی خواہشات ان کی رغبت کے مطابق پوری کی جائیں گی۔ ظاہر ہے جنتی لوگ جن عادتوں اور جن مشاغل کو دنیا میں رواج دے کر گئے ہوں گے ان کے وہ مشاغل اور وہ عادتیں انہیں ان ہی چیزوں کی یاد دلائیں گی!۔ اور یہ بات مسلّم ہے کہ جو چیز جنتیوں کو یاد آئے گی وہ انہیں عطا کر دی جائے گی۔ ایسی صورت میں محسن کاکوروی کی خواہش کیسے رد کر دی جائے گی اور احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا کیونکر پوری نہ کی جائے گی؟

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

(محسن کاکوروی

(میں نے ابھی ابھی نقوش کے سیرت نمبر کی جلد 10 نکالی اور اس شعر کو صحت کے ساتھ نقل کرنا چاہا تو الحمد للہ! براہ راست وہی صفحہ کھل گیا جس پر یہ شعر درج تھا۔ میرے خیال کی تصدیق کا یہ غیبی اشارہ بھی تو ہوسکتا ہے!)۔

Marfat.com

؎ مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ، ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
(احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

عرش ہاشمی کا یہ شعر کیا برمحل یاد آیا ہے

؎ جو پوچھا رب نے عمل بھی ہے کوئی پاس ترے
کہوں گا، ہاں ،ترے محبوب کی ثنا کی تھی!

شہزاد مجددی کا کلام دیکھتے ہوئے جن خیالات نے میرے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا وہ میں نے حوالۂ قرطاس کر دیئے۔ الحمد للہ! علامہ محمد شہزاد مجددی ، عالم دین بھی ہیں اور عابد بھی، قرآن و حدیث پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں اور شعری ذوق کے حامل بھی ہیں۔ شاعری کرتے وقت ''شعری متن'' کی بنت میں اکتسابی علم سے انہیں مدد ملتی ہے اور شعری زبان اختیار کرتے ہوئے، احساس لطیف اور شعر گوئی کی وہبی صلاحیت ان کی بھرپور رہنمائی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں عشق سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کسک ان کے دل کے نہاں خانے سے لفظوں میں منتقل ہو کر ان کی شاعری کو اثر انگیز بنا دیتی ہے ''**تحیّت**'' میں شامل اشعار میرے اس تأثر کی گواہی بھرپور طریقے سے دیں گے!

''**تحیّت**'' میں حمدیہ شاعری بھی ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ حمد ،نعت کے مقابلے میں آسان شاعری ہے، لیکن عملاً یہ آسان شاعری ہمارے ہاں تا حال آغاز کلام کے چند ابیات سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ استثنائی صورتیں بہر حال اپنی طرف توجہ مبذول کروا لیتی ہیں، جیسا کہ خود علامہ شہزاد مجددی کے مجموعے سے عیاں ہے۔ لیکن عمومی فضا میں حمدیہ شاعری بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت کا حصہ بن

Marfat.com

جاتی ہے کیونکہ مخلوق کی تعریف بھی خالق ہی کی تعریف ہوتی ہے۔ علامہ شہزاد فرماتے ہیں

؎ تو سرور کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صلی علیٰ حمد ہے تیری

شہزاد مجددی صاحب نے حمدیہ اشعار کے وہ تمام فکری زاویئے پیش فرمائے ہیں جو "اللہ" رب العزت کی حمد وثنا کے لیے عمومی طور پر پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ یعنی خالق کے اوصاف اس کی مخلوق کے جمال و جلال کی روشنی میں اپنے ادراک میں لاتے ہوئے نظم کیے جائیں مثلاً

؎ کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں
گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری
کرتی ہے ترا ذکر شب و روز کی گردش
مہر و مہ و انجم کی ضیا حمد ہے تیری

یا کائنات کی ہر شئے میں خالق کی خلاّقیت کا عکس دیکھا اور دکھایا جائے

؎ جلوہ گری اسی کی ہے نرگس کی آنکھ میں
اس کے کرم سے کاکل سنبل دراز ہے
وہ کھولتا ہے گنبد بے در میں کھڑکیاں
دنیا میں اس کا لطف بلا امتیاز ہے

علاوہ ازیں، عبد و معبود کے رشتے کے حوالے سے اشعار میں احساس کی قندیل روشن کی جائے مثلاً

؎ زمین و آسماں کا نور ہے تو خالق اکبر!

Marfat.com

تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسّم کا
شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کل! تیری
تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابنِ آدم کا

اس کے ساتھ ہی خالق کی ان عنایات کا ذکر کیا جائے جن کے طفیل آدم اور ان کی ذریّت کو دیگر تمام مخلوقات پر شرف حاصل ہوا۔

اللہ اللہ پیکرِ خاکی کو یہ بخشا شرف
اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احساس بندگی اور عجز و انکسار کے زاویئے سے معبود کا ذکر کیا جائے۔

صبر، انکسار، شکر ،صداقت کرم ، سخا
کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما

اور اس بات کا یقین کہ خالق کائنات کی صفات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے

شہزاد اس کی حمد کا یارا بھلا کسے
"لا اُحصِی" جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفٰی

علامہ شہزاد مجددی کی حمدیہ شاعری دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ الحمد للہ! خالق کی خلاقیت اور معبود کی عظمت کے بھرپور ادراک کے ساتھ شاعر کے دل و دماغ میں احساس بندگی کی شدت بھی ہے۔ سچی بات ہے کہ اللہ کی عظمت و رفعت کا شعور صرف علماء ہی کو ہوسکتا ہے۔

اپنے خالق و مالک کے حضور نذرانۂ حمد پیش کرنے کے بعد شہزاد مجددی صاحب نے نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نعت

Marfat.com

کے متنِ Text کو اشعار میں ڈھالتے ہوئے موضوع کی رفعتوں کا خیال بھی رہتا ہے اور خالق و مخلوق کے فرقِ مراتب کا ادراک بھی۔ شہزاد صاحب لب کشا ہوتے ہیں تو ان کے پیشِ نظر قرآن و احادیث میں جھلکنے والا عکس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہوتا ہے اور اپنے جذبات و احساسات کے شعری اظہار کا سلیقہ بھی ان کی کہی ہوئی نعتوں کو وقیع بنا دیتا ہے۔ عصری حسیت بھی ان کے کلام سے مترشح ہے اور زوالِ امت کا غم بھی ساغرِ شعر سے چھلک رہا ہے۔

قرآن کریم کی آیت ''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ '' (بلا شبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر) کی روشنی میں نعت گو شعراء اکثر اس قسم کے شعر کہتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے ان کا اور اللہ کا درود تقریباً یکساں ہے۔۔۔وہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہی ایک کام ایسا ہے جس میں ہم (معاذ اللہ) اللہ کے شریک ہو جاتے ہیں۔ علامہ شہزاد مجددی کو اللہ رب العزت نے کچھ ایسا شعور بندگی عطا فرمایا ہے کہ برملا فرماتے ہیں

ے میرا درود اور ہے اس کا درود اور
کیسے بھلا میں خود کو شریکِ خدا کہوں

میرے خیال میں نعت گو شعراء کو ہمیشہ اس شعر کے متن کو پیشِ نظر رکھ کر بات کرنی چاہیے۔ یہ شعر نعتیہ ادب میں جہت نما ہے اور ان شاء اللہ تازہ واردانِ بساطِ نعت کے لیے سمت نمائی کا روشن منارہ ثابت ہو گا! شہزاد مجددی صاحب ''پیروی مغربی'' کے اس عہد میں امت کو خبر دار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ے چلتا نہیں وہ جادۂ اہلِ فرنگ پر

Marfat.com

سلطان انبیاء کی جسے رہگزر ملے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبے میں التماس التفات کا زاویہ ملاحظہ ہو

عہد رواں حضور ہے محتاج التفات
درکار ہے بشر کو ابھی کچھ شعور اور

آیات قرآنی کی تفسیر کے لیے احادیث کی طرف رجوع سے بعض لوگوں نے مختلف بہانوں سے گریز کی راہ نکال کر اپنے من مانے مطالب گھڑنے میں مدد لینا چاہا ہے۔ یہ روش اہل حق کے لیے کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ شہزاد صاحب نے دوٹوک لفظوں میں فرما دیا ہے

آیات الٰہی کے ہیں سرکار مفسّر
اللہ کا فرمان ہے فرمان رسالت

ختم نبوت کا عقیدہ، مسلمانوں کے ایمان کا اساسی عقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر آج تک ہر کاذب مدعی نبوت کا امت نے کھل کر مقابلہ کیا ہے اور اسے برملا جھوٹا قرار دیا ہے۔ شہزاد مجددی کی اُجلی فکر میں ختم نبوت کے عقیدے کی بنیاد پر وجود میں آنے والے اشعار ملاحظہ ہوں۔

کہا اللہ نے قرآں میں ختم المرسلیں ان کو
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا"
شہ کونین نے فرمادیا ہے "لا نبی بعدی"
عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا"
کسی کذاب کو جرأت نہ ہو پھر ایسے دعوے کی

Marfat.com

عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا
نیا کوئی نبی شہزاد ہو اب غیر ممکن ہے
رسول آخریں پر ختم ہے منصب رسالت کا

امت کے حساس گروہ کا زاویہ نظر اپنے ذاتی احوال کی حکایت کے طور پر پیش کرنے کا نمونہ اس شعر میں دیکھئے

ے نسبت سرور کونین پہ ہے فخر ،مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

کہاں تک اشعار نقل کروں، تقریباً تمام کلام ہی انتخاب ہے۔ فی الحال کلام حضرت علامہ شہزاد مجددی پر اسی قدر لکھ دینا کافی ہے کیونکہ "**تحیّت**" کی طباعت کا مرحلہ در پیش ہے۔ ویسے بھی علامہ کے شعرِ عقیدت کی خوشبو کا تعارف کروانے کے لیے کسی عطار کی ضرورت نہیں ہے۔"**تحیّت**" کی اشاعت پر میں حضرت علامہ شہزاد مجددی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس کلام کی گونج کائنات کے گوشے گوشے میں پھیلا دے اور قیامت کے بعد بھی امت کے خوش بخت جنتی ،اس کلام سے محظوظ ہوتے رہیں!

(آمین --یا ربّ العالمین!)

عزیز احسن عفی عنہ

پیر ۲۳ صفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ فروری ۲۰۱۰ء

A-12 بلاک 13 گلستان جوہر، کراچی

98209

Marfat.com

تحیت .... ثنائی حامد ومحمود

پروفیسر محمد اکرم رضا

سرورِ کائنات ﷺ کی توصیف و ثنا ایسی بے بہا عنایت ہے جو خدائے کریم اپنے خاص بندوں کو ہی ودیعت کرتا ہے۔ یہ بندگانِ خاص عجز و انکسار کو ذریعہ اظہار بنا کر، نوکِ قلم کو وسیلۂ نمود بنا کر احساسات وافکار کی تمام تر وسعتوں کو لفظوں میں سمیٹ کر انہیں گل ولالہ کا جمال بخشتے ہیں اور کمالِ عجز سے ممدوحِ کائنات حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ عالم پناہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ اس فرطِ احساس کی بارگاہ حضور ﷺ میں پذیرائی ذرّوں کو مہر علم تاب اور قطروں کو سمندروں کی وسعت عطا کرتی ہے۔ یہی نگاہِ عنایت و پذیرائی قرطاس و قلم کی زینت بننے والے گل و لالہ کو ابدیت و سرمدیت کا جمال عطا کرتی ہے۔

اسی مقبول و محبوب سلسلے کے ایک اہم رکن جناب محمد شہزاد مجددی بھی ہیں۔ پختہ گو شاعر، نعت کے محاسن و اوصاف کو سمجھنے والے شاعر، علم و حکمت اور دانائی و فکر کی گتھیاں سلجھانے والے جناب شہزاد مجددی کا شمار ان فرزندانِ روزگار میں ہوتا ہے جنہیں چھوٹی عمر ہی میں نعت کہنے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ آپ مصنف ہیں، محقق ہیں۔ نظریاتی رسائل وجرائد کی باقاعدگی سے زینت بنتے ہیں۔ ان کی تصانیف سے بھی عشق حضور ﷺ کی مہک آتی ہے۔ اسی ضمن میں آپ کا مجموعہ حمد و نعت ”ثنا کا موسم“ بے اختیار آپ کی فکر اور نظریاتی سرفرازیوں کو حیاتِ نو کی نوید بخشتا محسوس ہوتا ہے۔ نعت کے حوالے سے ان کا یہ شعری اظہار ان کی جملہ نعتیہ شاعری پر محیط ہے۔

ہوتا ہے اہل نعت میں شہزاد کا شمار کافی ہے مجھ کو عشق کا اتنا ثمر حضور

اہل نعت میں شہزاد کا شمار محض لفظی دعویٰ نہیں بلکہ انہوں نے حقیقت میں نعت کے حسن کو نیا بانکپن عطا کیا، جس کا اظہار شاعرِ نعت حضرت حفیظ تائب، فیضان دانش راحمد جاوید جیسے اصحاب دانش نے کیا ہے۔ محمد شہزاد مجددی کا زیر نظر مجموعہ اپنے عنوان میں غیر معمولی جامعیت اور وسعتِ علم بیان لیے ہوئے ہے۔ ''**تحیّت**'' کا لفظ ادا کرنے سے عظمت خداوندی اور سرکارِ دوعالم ﷺ کو عطا ہونے والے انعامات کا در کھل جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ محبوب اور محب روبرو ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائے کریم کو مالی، بدنی، جانی عبادات کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، تو رحمت خداوندی کا سحابِ نور آپ کو اپنے دامانِ عطا میں سمو کر آپ پر اور آپ کی وساطت سے آپ ﷺ کی امت کو سلام و انعام سے مستفید کر دیتا ہے۔ پیش نظر مجموعۂ کلام میں ﴿32﴾ حمدیں اور ﴿60﴾ نعتیں ہیں جن میں سے تین نعتیہ قطعات ہیں۔

حمد ربِ جلیل کی عظمت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ حمد اور مدحت معانی کے لحاظ سے بہت قریب ہیں۔ پھر اسمِ محمد ﷺ سے بھی تو ''حمد'' کا جذبہ ابھرتا ہے۔ ''محمد'' ایسی ہستی جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو۔ اس لیے تو پہلے توصیفِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے لیے حمد ہی کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لفظوں میں پہلے توصیفِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے حمد ہی کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لفظوں میں

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدِ

محمد شہزاد مجددی جب حمد کہتے ہیں یا مدحت رسول کے پھول نذر کرتے ہیں تو دونوں سے ان کا مقصدِ اول توحیدِ خداوندی اور رسالت محمدی کا اعلان عام ہے۔ مجددی صاحب کے ہاں حمدِ خداوندی کی جلوہ گری دیکھیے۔

مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذات لاشریک ہے بحروبر میں اس کی عبادت کا اہتمام

جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مشتِ خاک چلے

Marfat.com

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما
دربارِ ذوالجلال میں ہوتی ہے باریاب مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا

؎ کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگِ ثنا کیا ہے
یہ حسنِ صوت یہ طرزِ بیاں، فکرِ رسا کیا ہے

؎ زمین و آسماں، یہ بحر و بر، مہر و مہ و انجم
بس ان کو دیکھ لو اور جان لو شانِ خدا کیا ہے

اب شہزاد مجددی آہستہ آہستہ حمد الٰہی سے مدحتِ محمود (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی طرف بڑھتے ہیں حمد ہو رہی ہے اور بڑی خوبصورتی سے اس میں محمدیت کے نگینے ضوفشانی کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

تو سرورِ کونین کا خالق ہے خدایا ہر نعتِ نبی صلِّ علیٰ حمد ہے تیری
سورۂ والنّجم کی آیات سے ہے یہ عیاں عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا

؎ شبِ اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا

؎ حق نے نورِ مصطفیٰ سے کر دیا روشن اسے
ہوگئی تھی جب فضا ویران بیت اللہ کی

؎ کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشادِ قدسی ہو
زبانِ مصطفیٰ سے ہو کے ہر فرمان ربّ آیا
کہیں "والنّجم" کی صورت کہیں "والطّارقِ" کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب کی جو وقت شب آیا

اور پھر حمدِ ربِ جلیل سے گزرتے ہوئے محمد شہزاد مجددی جب نعت کے کوچۂ نور میں داخل ہوئے تو ان کے فکر و قلم پر نکھار آ گیا۔ ان کے گلستانِ عقیدت پر رحمتِ خداوندی کی بہار یوں آئی کہ اس کی بدولت نہ صرف ان کے نظریات و افکار پر نکھار آتا گیا بلکہ ان کی

Marfat.com

شاعری سے ایمان و یقین کی تجلیات سمیٹنے والوں پر بھی انوارِ خدا و مصطفیٰ ﷺ کی رم جھم اترتی رہی بلکہ برستی رہی۔ اس کا حقیقی سبب وہ سوز و گداز تھا جو ان کے اشعار کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھا۔ وہ عجز و انکسار تھا جو فیضانِ رسول ﷺ کی عنایاتِ بے کراں سے ہر لحظہ حیاتِ نو حاصل کر رہا تھا۔ یہی سوز و گداز دلوں کو عقیدت آشنا کرتا، نگاہوں کو محبت کا نم بخشا اور نوکِ خامہ کو جمالِ جہاں افروز کے شہپارے تراشنے کا سلیقہ بخشا ہے۔ اسی حوالے سے چند اشعار اہل ذوق کی نذر ہیں:

؎ مجھ سے پھر عرضِ مدعا نہ ہوا　　نعت کہنے کا حوصلہ نہ ہوا
جیسے ہیں مصطفیٰ کریم مرے　　ایسا تو کوئی دوسرا نہ ہوا
نعت شہزاؔد عرض کی تو مگر　　ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

؎ وہ شخص سب کے دل میں اُترتا چلا گیا
جس نے بھی اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام

؎ قلم سجدہ کناں رہتا ہے جو محراب مدحت میں
اسے فیضِ ثنا جبریل کے شہپر سے ملتا ہے

؎ کاسہ بدست آپ کی چوکھٹ پہ ہوں کھڑا　　خیرات اب مجھے بھی مرے چارہ گر ملے
شہزاؔد زندگی میں مجھے خُلد ہو نصیب　　سرکار کی گلی میں اگر مجھ کو گھر ملے

شعرائے نعت نے ہمیشہ صورت و سیرت حضور ﷺ کو بھرپور خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کی ہے مگر جس کا مدح خواں ربِّ جلیل ہو جس پر درود و سلام بھیجنے والے ملائکہ و انبیاء ہوں اس ذاتِ والا صفات کی توصیف میں کوئی انتہائی فکری بلندیوں کو کیسے چھو سکتا ہے لیکن یہ احسانِ خداوندی ہے کہ اس نے خوش بخت اصحابِ قلم کو توصیف و ثنائے رسول ﷺ کی توفیق عطا کی۔ محمد شہزاؔد مجددی کی نگاہوں میں تجلیات حضور کی کہکشاں سی رہتی ہے۔ اسی لیے ان کی نعتوں میں جمالِ رسول کی جلوہ باریاں بھی ملتی ہیں اور سیرت رسول ﷺ کی مہک باریاں بھی، جب

Marfat.com

وہ رسول کریم ﷺ کے جمال جہاں افروز کا تذکرہ کرتے ہیں تو رومیؔ، جامیؔ اور احمد رضاؔ کا قلم مستعار لینے کی آرزو کرتے ہیں اور جب سیرتِ مصطفیٰ کی عالمگیریت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو ظلماتِ عصر حاضر میں کردارِ حضور ﷺ کی شمعیں فروزاں کر دیتے ہیں۔ ایک نظر محمد شہزاد مجددی کے قلم سے جمالِ رسول ﷺ کی لمعہ افشانیوں کا وفور دیکھئے:

تھا جو روشن چراغِ رخِ مصطفیٰ
رشکِ مہتاب کنج لحد ہوگئی

کہکشاؤں کو ملی حسنِ کفِ پا کی زکوٰۃ
نور کو بھی مستنیر اس نور نے ایسا کیا

کس قدر لگتی ہے دلکش حضرت حسّاں کی بات
آپ سا خوش رُو کسی ماں نے نہیں پیدا کیا

ذرّے ذرّے میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرشِ معلیٰ ہے خیابانِ عرب

ہر عظمت اس جہاں میں ان کے تلوے چومنے آئی
وہ خوبی بن گئی میرے نبی کو جو ادا بھائی

سجدے کو مچلتا ہے بہرگام یہاں دل
ہے کعبۂ عشاق خیابانِ رسالت،

خدائے وحدہٗ نے کر دیا ہے لاشریک ان کو
اُسی کو علم ہے ان کے کمالِ اوج کی حد کا

یہی عقیدت آفرینی اس وقت بھی اوجِ کمال کو چھوتی نظر آتی ہے جب محمد شہزاد مجددی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سیرت مقدسہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا کردار مینارۂ نور، ظلمات عصر میں ہر آن جھلملاتا ہوا چراغ نور، حیات سے موت تک وجہ کامرانی بے کسوں، غلاموں کے لیے سرمایۂ شادمانی ہے، غرض آپ کے کردار نے زندگی کو اس کا

Marfat.com

حقیقی پیرہن عطا کیا۔ جناب محمد شہزاد مجددی کی شاعری سیرت حضور پرنور ﷺ کے بے شمار پہلوؤں کو دور حاضر کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ اس ضمن میں مجددی صاحب کے گلستانِ نعت سے چند کلیوں کی خوشبو سے مشامِ فکر کو معنبر کیجئے۔

؎ کھلا توحید کا روشن دریچہ شرک خانے میں
یہ اک اعجاز ہی تھا سرورِ عالم کی دعوت کا

؎ ضیائے سیرت انور سے ضوفشاں ہے حیات
نقوشِ پائے نبی سے ہمیں ملا ادراک

؎ پُرسش کے لیے جانا دکھ درد کے ماروں کی
لاچار کے کام آنا سرکار کی سنت ہے

؎ ہر اک خوبی جہاں میں معتبر ہے ان کی نسبت سے
انہیں سے فرق ہے تا حشر قائم نیک اور بد کا

؎ ہر معصیت زدہ کا بھرم ان کی ذات پاک
سب پاشکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام

جناب مجددی نعت کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں۔ عشق کی روشنائی میں نوک خامہ کو ڈبو کر قرطاسِ عقیدت پر نعت کے لفظ اجالتے ہیں تو ان پر ستاروں کا گمان ہوتا ہے۔ ان کی نعت رسمی نہیں بلکہ دائمی حسن کی حامل ہے۔ ان کی نعت میں ابدیت ہے۔ یہ پیغام سرمدیت ہے۔ وہ نعت دل کی گہرائیوں سے لکھتے ہیں اسی لیے بلا تاخیر پڑھنے والوں کے دلوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔ نعت ان کے لیے دربارِ مصطفیٰ سے وابستگی کا سہارا ہے۔ حسنِ عقیدت کا استعارہ ہے، خوب تر لفظوں سے ترتیب پانے والا شہپارا ہے۔ نعت ان کی جان بلکہ ان کے لیے حاصل ایمان ہے۔ دیکھئے تو...... وہ نعت کی دولت ودیعت ہونے پر کس قدر نازاں ہیں۔

Marfat.com

؎ مجھ کو شہزآد کمک روحِ رضا سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

؎ دل کی بستی بسائی تری نعت نے بات بگڑی بنائی تری نعت نے
پھر کسی مشورے کی نہ حاجت رہی بات ایسی سنائی تری نعت نے

؎ شہزآد کے ہونٹوں پہ رہے نعت کا نغمہ
آنکھوں میں رہے جلوہ نمائی ترے در کی

نعت کہتے ہوئے مجددی صاحب کا عجز کلام دیکھیے:

؎ نعت شہزآد عرض کی تو مگر
ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

شہزآد مجددی ایک پختہ فکر نعت گو شاعر ہیں۔ زندگی کے کتنے ہی برسوں کے لحاتِ ثناء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نثار کر چکے ہیں۔ نعت چونکہ غزل کے اسلوب کی احسن اور پاکیزہ جلوہ گری ہے اس لیے جناب مجددی کی نعتوں میں حسنِ تغزل کے گل و لالہ بکھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بحمد اللہ انہوں نے محبوبانِ مجازی کے نام پہ شبستانِ ہوس میں غزل گوئی کا کبھی قصد نہیں کیا اس لیے ان کی نعت ایک روحانی تسلسل کے ساتھ گلزارِ عقیدت میں بہار سامانی کا اہتمام کرتی رہی ہے۔ حسنِ زبان و بیان کی مرصّع کاری، تشبیہات و استعارات اور تراکیب صوری و معنوی کا دلآویز استعمال، خیالات و افکار کی مسلسل بلند پروازی، بارگاہِ محبوب کائنات میں حسنِ تغزل کے جواہرِ بے بہا کی جلوہ سامانی، عشق کا وفور اور حسنِ عقیدت کا نور...... فاضل شاعر حسنِ تغزل کی سحرکاری کی بلندیوں سے بخوبی آگاہ ہیں اس لیے ان کی شاعری جب جانب سرزمینِ طیبہ محوِ سفر ہوتی ہے تو تغزل کی لطافتِ روحانی ان کے سفر کے کٹھن مراحل کو آسان تر کر دیتی ہے۔ یہی حسنِ تغزل جب محمد شہزآد مجددی کی شاعری کا جمال بن کر کمال کو چھوتا ہے تو ان کے نظریاتی گلزار کی معنوی مہک سے حظ اندوزی کے جذبے کتنے ہی رنگوں کے امین بن جاتے ہیں:

Marfat.com

؎ آنکھوں میں ہیں مناظرِ فردوس گام گام
ارضِ حرم کو ساحلِ موج بقا کہوں

؎ جب دیکھا جدھر دیکھا دیارِ شہِ دیں میں
ہر سمت وہی نور سراپا نظر آیا
شہزادؔ مدینہ کے مناظر میں مجھے تو
عکس شہِ کونین جھلکتا نظر آیا

؎ کہاں چلی گئی ہے تو ہوائے شہر مصطفیٰ
مرے دل حزیں کو بھی سکون کا پیام دے

"**تحیّت**" اول وآخر نعت و مدحت کے حقیقی حسن سے عبارت ہے۔ محمد شہزاد مجددی نے جب قلم تھاما تو پہلی شناسائی حضور ﷺ اور آپ کے شہر خنک (مدینہ منورہ) سے ہوئی اور پھر نہ ان کا قلم رکا، نہ ان کی فکر بہکی، خدا کا شکر بھی ادا کیا تو اس تاثر کے ساتھ کہ اس نے محمد عطا کئے اور محمد ﷺ کے حضور جبینِ عقیدت خم ہوئی تو اس فکرِ نمناک کے ساتھ کہ آپ کے جلووں میں خدا کا جلوہ دکھائی دیا۔ عمر رواں کا کارواں نعت کی نئی نئی منزلوں کی تلاش میں ہمیشہ ہر منزل کو نشانِ منزل سمجھ کر آگے بڑھنے کا تمنائی ہے۔ یہی ان کی عقیدت باری کا کمال ہے اور اسی سے ان کے خامۂ عقیدت رقم کا جمال ہے۔ ان کی شاعری کا مطالعہ کرتے جائیں تو داستانِ شوق دراز سے دراز تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہم جناب مجددی کے لیے تمام تر نیک تمناؤں اور دعاؤں کا ارمغان نذر کرتے ہوئے اُن کے احساسِ نعت کی مزید تابانیوں کے لیے بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہیں۔ ان ہی کے اس شعر کے ساتھ

؎ نعت میں نعت ہی کا ہو مضموں
اس کو کہتے ہیں نعت کا ادراک

محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ)

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری
ہر درد کی بے مثل دوا حمد ہے تیری

کیا لفظ ہے الحمد لک الحمد الٰہی!
ہر نعمتِ عظمیٰ کی جزا حمد ہے تیری

تکبیر ہو تہلیل ہو تسبیح کہ تحمید
لاریب یہ سب ذکر و ثنا حمد ہے تیری

تو سرورِ کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعتِ نبی صلِّ علیٰ حمد ہے تیری

Marfat.com

کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں
گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری

کلیوں کی مہک باغ میں غنچے کا چٹکنا
قمری کی سرِ شاخ نوا حمد ہے تیری

مظہر ہیں ترے حسن کا بہتے ہوئے چشمے
وادی کی سکوں بخش فضا حمد ہے تیری

کرتی ہے ترا ذکر شب و روز کی گردش
مہر و مہ و انجم کی ضیا حمد ہے تیری

والفجر ہو والشمس ہو والنجم کہ اخلاص
قرآن بھی اے ذات ورا حمد ہے تیری

سینے میں دھڑکتا ہوا دل تیرا ثنا گو
بندے کی بصد عجز دعا حمد ہے تیری

Marfat.com

باقی بھی تری ذات ہے قیّوم بھی تو ہے
خوش بخت ہے جس لب پہ سدا حمد ہے تیری

ہر شعر تری حمد کا انعام ہے تیرا
اک حمد کی جاں بخش جزا حمد ہے تیری

شہزاد ترے نام کا ذاکر ہے ازل سے
آئینۂ الطاف و عطا حمد ہے تیری

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

ذاتِ قدیم صاحبِ ہر فخر و ناز ہے
ستّار ہے صمد ہے وہی بے نیاز ہے

رہتا ہے مہربان دو عالم پہ ہر گھڑی
میرا خدا کریم ہے، بندہ نواز ہے

جھکتے ہیں اس کے آگے ملک بھی رسول بھی
سارا اسی کے واسطے عجز و نیاز ہے

نغمہ سرائے حمد ہے بارش کی بوند بوند
دستِ صبا میں اس کی عقیدت کا ساز ہے

Marfat.com

جلوہ گری اسی کی ہے نرگس کی آنکھ میں
اس کے کرم سے کاکلِ سنبل دراز ہے

وہ کھولتا ہے گنبد بے در میں کھڑکیاں
دنیا میں اس کا لطف بلا امتیاز ہے

کرتا ہے روز ایک نئی شان سے ظہور
یہ اختلاف صبح و مسا اس کا راز ہے

معبود ہے مجید و معین و مغیث بھی
مشکل کشا وہی ہے وہی کارساز ہے

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہیں اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
معراجِ بندگی کا ذریعہ نماز ہے

لرزاں ہیں ارض و کوہ و فلک اس کے سامنے
اللہ کا کلام بڑا جاں گداز ہے

Marfat.com

انوارِ اسم ذات کی تاثیر کے طفیل
دل میں ہے کیف روح میں اک اہتزاز ہے

جب موت ہے وسیلۂ دیدارِ ذاتِ حق
پھر آدمی کو موت سے کیوں احتراز ہے

رہتے سدا ہیں اس کے خزانوں کے منہ کھلے
ہر لحظہ اس غنی کا درِ جود باز ہے

پاتا ہے ذاتِ حق سے وہ توفیق نعت کی
شہزاد اس کے فضل سے جو سرفراز ہے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

گر آنکھ سو بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام
دل کو ہے اسمِ ذات سے کچھ ایسا التزام

تسبیح خواں ہیں اس کے سمک تا سما سبھی
ہر دل میں اس کی یاد ہے ہر لب پہ اس کا نام

قمری کے زمزمے میں ہے تمجیدِ کردگار
کوئل کے لب پہ اس کا ترانہ ہے صبح و شام

مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذات لاشریک
ہے بحروبر میں اس کی عبادت کا اہتمام

Marfat.com

دیتا ہوں اس کو آیۂ لا تقنطوا سے مات
جب بھی مجھے ستائے ہے میرا خیال خام

در پیش آدمی کو ہے لغزش قدم قدم
آتا ہے تھامنے کو کرم اس کا گام گام

مبدا ہر ابتدا کا وہی ذات لایزال
ہر انتہا کا اس کی مشیّت پہ اختتام

شہزاؔد جس کا حامی و ناصر ہو خود خدا
رہتا نہیں وہ شخص زمانے میں بے مرام

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

خدایا حاکمِ مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا
جھکا ہے سر تری سرکار میں ہر قیصر و جم کا

گدائے بارگاہِ پاک ہوں، مارا ہوا غم کا
بھرم رہ جائے یا رحمٰن! میرے دیدۂ نم کا

شبِ اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا

زمین و آسماں کا نور ہے تو خالقِ اکبر!
تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسم کا

Marfat.com

شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کُل! تیری
تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابنِ آدم کا

قضا و قدر کی بنیاد ہے تیرے ارادوں پر
نظامِ ہست و بود اظہار ہے اِک امرِ محکم کا

کھڑا ہے خیمۂ افلاک حرف ''کُن'' کی قوت سے
یہ فرشِ خاک آئینہ ہے تدبیر منظّم کا

مدارِ زندگی ہے اک ترے ذکرِ مسلسل پر
یہ دنیا چار دن کی ہے، بھروسا کچھ نہیں دم کا

مجھے شہزؔاد اس کے لطف کی امید رہتی ہے
کہ میں ہوں بندۂ ناچیز اس رحمٰن و ارحم کا

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

نفسِ امّارہ نے جب طوفاں کوئی برپا کیا
رحمتِ غفّار نے بڑھ کر اسے سیدھا کیا

مالکِ کونین ہے وہ خالقِ ہر خشک و تر
ماہ و ماہی کو اسی خلّاق نے پیدا کیا

ہر گھڑی آفاق میں ہے لطف و رحمت کا ورود
اس کے بے پایاں کرم نے خلق کو شیدا کیا

اللہ اللہ پیکرِ خاکی کو یہ بخشا شرف
اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا

Marfat.com

سورۂ والنّجم کی آیات سے ہے یہ عیاں
عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا

دی شہادت خود خدا نے کہہ کے مازاغ البصر
آپ بلوا کر نبی کو فائز "اَوحیٰ" کیا

رافع ذکرِ نبی ہے خود خدائے ذوالجلال
مصطفیٰ کے ذکر کو مولا نے خود اونچا کیا

ہوگی عالی شان اے شہزاؔد کس درجہ وہ ذات
اپنے اک بندے کو جس نے خلق کا مولا کیا

Marfat.com

حمد و مناجات

(عربی سے ترجمہ)

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمتہ اللہ علیہ

مرا دل اے مرے مولا ہے عاشق تیری رحمت کا
وہ روز و شب ہوں یا عالم ہو خلوت اور جلوت کا
جو کچی اور پکی نیند میں پہلو بدلتا ہوں
تو تیری یاد کو روح و نفَس کے بیچ پاتا ہوں
ترا عرفان میرے قلب پر احسان ہے تیرا
کہ اے اللہ تو ہے نعمتوں اور پاکیوں والا
مرے عصیاں اگرچہ سب کے سب تھے علم میں تیرے
نہ رسوا مجھ کو فرمایا، سبب میرے گناہوں کے
مجھے بھی صالحیں میں کر شمار اور مجھ پہ کر احساں
نہ مجھ پر ڈال جب ہو امرِ دینی میں کوئی خلجاں
یہاں بھی اور وہاں بھی میرے اوپر مہرباں رہنا
بروز حشر ''آیات عبس''☆ میں جو ہے وہ کرنا

☆ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ۝ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ ۝ (عبس: ۳۸،۳۹)

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا
کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما

کرتا ہے رزق مسلم و منکر کو وہ عطا
کس درجہ ساری خلق پہ ہے مہرباں خدا

رہتے ہیں ذوالجلال کے جلووں میں گم سدا
آئینۂ صفاتِ الٰہی ہیں اولیا

سیراب ہیں لطائفِ خمسہ کی کھیتیاں
ہے نور بار عالمِ لاہوت کی گھٹا

Marfat.com

دربارِ ذوالجلال میں ہوتی ہے باریاب
مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا

کرتا ہے وہ قدیر ہی ذرّے کو آفتاب
صرصر کو لمحہ بھر میں بناتا ہے جو صبا

مدّاح اس کے سرو و سمن شاخ و برگ و بار
تسبیح گو ہیں اس کے سبھی ارض تا سما

مولا کی بارگاہ سے ہوتی نہیں ہے ردّ
بندہ کرے حضوریِ دل سے جو التجا

شہزاد اس کی حمد کا یارا ، بھلا کسے
"لا اُحْصِیْ" جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفیٰ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

جو صحنِ جاں میں ہوائے حریم پاک چلے
رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مشتِ خاک چلے

فرشتے رحمتیں لے کر تری اترتے رہیں
نوازشات کی یونہی جہاں میں ڈاک چلے

مرے خدا مجھے اپنی پناہ میں رکھنا
ترے جلال کی آندھی جو ہولناک چلے

کریم تیرے کرم کا مجھے سہارا ہے
یہ نفس جب بھی چلے چال خوفناک چلے

Marfat.com

ترے جلال کا تھا عکس ان کے لہجے میں
ترے شہید بٹھا کر جہاں پہ دھاک چلے

خدا کی رحمتیں بھی ہم رکاب تھیں شہزادؔ
"جو سوئے عرشِ معلّٰے رسولِ پاک چلے"

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

وہ صاحبِ کُن، مالکِ کل، خالقِ انوار
وہ قادرِ مطلق ہے ہر اک چیز کا مختار

رحمٰن و رحیم اور ہے سبحان و صمد بھی
قہّار ہے جبّار ہے ستّار ہے غفّار

پروان چڑھاتا ہے وہ دانے کو زمیں میں
اور اس کو بناتا ہے وہی نخلِ ثمر بار

تسبیح میں مشغول ہیں اس کی مہ و ماہی
اَلحمد کا قائل ہے وہی حمد کا حق دار

Marfat.com

ہر عکس ہے آئینۂ اوصافِ مصوّر
یہ ارض و فلک صنعتِ باری کا ہیں شہکار

خلاّقِ دو عالم کی تجلّی کا ہیں پَر تو
مچھلی ہو سمندر میں کہ ہو مہرِ ضیا بار

ہے معجزۂ حسن ہر اک منظر فطرت
تفسیر ہیں جنّت کی چمن، چشمہ و کہسار

آباد ہر اک دشت میں حیرت کا جہاں ہے
اسرار و معارف کا دبستاں ہے چمن زار

اک واسطہ ہے بندہ و معبود کے مابین
وہ باعثِ کن منبع و سرچشمۂ انوار

ہیں نغمہ گرِ حمد و ثنا بحر کی موجیں
اور وجد کے عالم میں گل و غنچہ و اشجار

معراج ہے شہزؔاد یہی میرے ہنر کی
ہوں واصفِ خلاّقِ جہاں، ناعتِ سرکار

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

وہی لوگ لائقِ رشک ہیں جو یہ کام خیر سے کر گئے
وہ جو عازمینِ حرم ہوئے وہ جو اپنے مولا کے گھر گئے

جو نگاہِ لطف و کرم ہوئی سبھی گرد روح کی چھٹ گئی
لیا اسمِ ذاتِ عظیم جب تو خمار سارے اُتر گئے

دیا لطف خوب صیام نے مجھے یوں نوازا قیام نے
تہہِ جسم جتنے نقوش تھے اسی روشنی سے نکھر گئے

ہے صدا کلام قدیم کی کہ چھڑا ہے نغمۂ داؤدی
اسی سیل نور سے نفس کے سبھی تار و پود بکھر گئے

Marfat.com

وہ قسم خدا کی شہید ہیں وہ قریب ربّ مجید ہیں
جو رہِ وفا پہ چلے سدا جو خدا کے نام پہ مر گئے

ہے خدا کا حکم ادب سے آ وہاں سر جُھکا کے تو رہ کھڑا
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

جو ہیں جان و دل سے محمدی وہی اولیاء ہیں مجدّدی
جو خدا کے سامنے جھک گئے جو خدا کے غیض سے ڈر گئے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''

حصارِ نورِ اسم ذات جس دل کو ہوا حاصل
قریب اس دل کے کوئی خطرۂ ابلیس کب آیا

کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشادِ قدسی ہو
زبانِ مصطفیٰ سے ہو کے ہی فرمانِ رب آیا

قیامت تک ہے دنیا میں یہی اللہ کی رسی
لئے قرآن جگ میں اک نرالی تاب و تب آیا

Marfat.com

کہیں ''والنّجم'' کی صورت کہیں ''والطّارقِ'' کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب کی جو وقت شب آیا

نہ خالی لوٹ کر جائے درِ الطاف سے تیرے
ترا بندہ ترے در پر الٰہی جاں بلب آیا

سرِ بزمِ جناں حمد و ثنا کے لے کے نذرانے
کہا احباب نے وہ دیکھئے شہزاد اب آیا

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگِ ثنا کیا ہے
یہ حسنِ صوت یہ طرز بیاں، فکرِ رسا کیا ہے

جمالِ خالق یکتا کا مظہر ہیں سبھی منظر
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"

زمین و آسماں، یہ بحر و بر، مہر و مہ و انجم
بس ان کو دیکھ لو اور جان لو شانِ خدا کیا ہے

عنایت ہے تری فیضان ہے جود و کرم تیرا
مرے دامن میں میرا اے مرے ربّ عُلا کیا ہے؟

Marfat.com

خدا کے نام پر جس نے فدا کی زندگی اپنی
کھلا اس بندۂ حق پر فنا کیا ہے، بقا کیا ہے

تشکّر، انکساری، عاجزی، گریہ، پشیمانی
نہیں ہے بندگی تو پھر مناجات و دعا کیا ہے

یہ ابھرا مطلعِ باطن سے کس کے نام کا سورج
یہ کس کے فیضِ وحدت نے بھلایا ماسوا کیا ہے

یہ میرے حجرۂ قلب حزیں میں کون رہتا ہے
دلِ شہزاد سے جو اٹھ رہی ہے یہ صدا کیا ہے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اک عہدِ بے مثال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ
تجیدِ ذوالجلال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

اِیّاکَ نستعین ہے مقصودِ اہلِ دل
منشورِ اہلِ حال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

دیباچۂ کتابِ الٰہی ہے فاتحہ
اور مرکزی خیال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

وحیِ اللہ بھی ہے یہ قولِ ثقیل بھی
پیغامِ لازوال ہے اِیّاکَ نَعۡبُدُ

Marfat.com

اس سے عیاں قرینۂ اظہارِ بندگی
تکمیلِ حال و قال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

منزل بھی راستہ بھی عقیدہ بھی ذکر بھی
ہر طور نیک فال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

تقریب وصلِ عابد و معبود ہے نماز
کیفیّتِ وصال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

دنیا و آخرت میں مسلمان کے لیے
تمہیدِ ہر کمال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

پوشیدہ ان حروف میں ہے روحِ بندگی
قرآن کا جمال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

ہے سرمدی سرُود یہ فرمانِ لَمْ یَزَل
برتر زِ ماہ و سال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

Marfat.com

جاتا ہے، جو صفات سے موصوف کی طرف
وہ جادۂ وصال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

وردِ زبانِ بوذر و سلمان و مرتضیٰ
ذوقِ دلِ بلال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

بندہ ہوا ہے فائزِ معراجِ بندگی
کیا خوب اشتغال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

نسخہ یہ ہے حصولِ فیوض و فلاح کا
سرکوبِ ہر وبال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

دل سے نکالتا ہے غمِ روزگار کو
ہاں دافعِ ملال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

اَلْحَمْدُ کے بیاں سے وَلَا الضَّآلِّیْن تک
اِک نقطۂ کمال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

شہزاد کو نصیب ہو مولا وہ بندگی
جس بندگی پہ دال ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

قرآن کی زبان میں ہوں محوِ گفتگو اِیّاکَ نَعْبُدُ
گویا ہوئے ہیں عابد و معبود روبرو اِیّاکَ نَعْبُدُ

حاضر ہوں دست بستہ تری بارگاہ میں لے لے پناہ میں
آیا ہوں کر کے آج میں اشکوں سے پھر وضو اِیّاکَ نَعْبُدُ

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے تو رحیم اے قادرِ کریم
بھر دے مئے فیوض سے میرا بھی اب سبو اِیّاکَ نَعْبُدُ

تجھ کو ہے میرے باطنی احوال کی خبر اے خالقِ بصر
تجھ پر عیاں خلوص مرا میری جستجو اِیّاکَ نَعْبُدُ

Marfat.com

درکار پھر ہے روح کو تطہیر کا عمل اے ربِّ لم یزل
پھر قلب کو عطا ہو وہی ذوقِ آرزو اِیّاکَ نَعۡبُدُ

دشت و چمن میں تیری ہی قدرت کے رنگ ہیں سب لوگ دنگ ہیں
جاری ہے ہر گھڑی تری رحمت کی آبجو اِیّاکَ نَعۡبُدُ

کیسا یہ اسمِ ذات کے حرفوں میں نور ہے کیف و سرور ہے
مستی میں جھوم جائے ہے ہر موجۂ لہو اِیّاکَ نَعۡبُدُ

سجدے کو بے قرار تھی شہزاؔد کی جبیں اے اصلِ ہر حسیں
جونہی سنا تھا امر ترا اس نے "اُسۡجُدُوۡا" اِیّاکَ نَعۡبُدُ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

تو خالقِ عظیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین
تو قادر و کریم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

ہم غرق معصیت ہیں مگر اے غفور تو
ہر حال میں رحیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

تو مبدی و معید ہے قیّوم و ذوالجلال
سبحان ہے علیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

فانی ہر ایک چیز ہے اس کائنات کی
تو باقی و قدیم ہے اِیَّاکَ نَستَعِین

Marfat.com

فریاد رس ہے آدم و نوح و خلیل کا
تو مرجعِ کلیم ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

تیرا جمال غنچہ و گل سے ہے ضوفشاں
تو باری و کلیم ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

انعام جن پہ تو نے کیا ان کا راستہ
بس راہِ مستقیم ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

شہزآد کو حضور کے صدقے میں ہو نصیب
جو جنّتِ نعیم ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

کتاب حکمت و دانش کی ابتدا ادراک
خدائے لوح و قلم کا کرم عطا ادراک

میانِ عابد و معبود رابطے کی سبیل
حصولِ فیضِ الٰہی کا واسطہ ادراک

ہنر دیا ہے اسی نے قلم چلانے کا
اسی کا فضل ہیں علم، آگہی، نوا، ادراک

دلِ بشر پہ وہ کرتا ہے منکشف اسرار
ہے، اس کے لطف و نوازش کا سلسلہ ادراک

Marfat.com

شہِ رسل کی حقیقت سے آشنا ہے وہی
اور اس کی ذات کا رکھتے ہیں مصطفیٰ ادراک

زمینِ روح پہ برسا کے بارشِ الہام
مجھے بھی بخش دے اپنا مرے خدا ادراک

فضائے حمد میں شہزاؔد جب بھی سانس لیا
تجلیّات سے معمور ہوگیا ادراک

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے
لب پہ بے ساختہ بس حمدِ خدا آتی ہے

پھرنے لگتے ہیں مری آنکھ میں میزاب و حطیم
یاد جب صحنِ مقدّس کی فضا آتی ہے

کوئی فن اور ہنر پاس نہیں ہے میرے
تیرے محبوب کی بس حمد و ثنا آتی ہے

مشکلیں جب کہیں آتی ہیں سر راہِ حیات
دستگیری کو وہیں تیری عطا آتی ہے

Marfat.com

امتِ خیرِ مجسّم کو بھی ہو خیر نصیب
ہر گھڑی لب پہ یہی ایک دعا آتی ہے

ساتھ لے آتی ہے محرابِ حرم کی خوشبو
جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے

خواہشِ نفس کا شہزاد چھٹے دل سے غبار
تب کہیں جا کے سمجھ شانِ خدا آتی ہے

❖

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

بخش مولا مرے دل کو بھی وہی سوز و گداز
جس خشیت سے مشرف تھے کبھی اہلِ حجاز

جس کی ہر ضرب میں ہوتا ہے نہاں نغمۂ حق
اسی مضراب کا طالب ہے مری روح کا ساز

ذوقِ سجدہ بھی عطا ہو مری پیشانی کو
تیری محراب میں خم ہو یہ مرے بندہ نواز

مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی
جو دمکتا ہے جبینوں میں وہی عجز و نیاز

Marfat.com

دامنِ شافعِ محشر ہے مرے ہاتھوں میں
مغفرت کو میری کافی ہے یہی ایک جواز

یہ بھی تیری ہی عنایات کا اک پہلو ہے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

تیری توفیق سے اٹھتے ہیں خودی کے پردے
تیری تائید سے ہوتے ہیں عیاں ذات کے راز

یہ سمجھنا ہو تو پتوں کی لکیریں دیکھو
کیسے جاتی ہے حقیقت کی طرف راہِ مجاز

مجھ سے عاصی کو بھی محبوب سے نسبت بخشی
بس اسی ایک نوازش پہ ہے شہزآد کو ناز

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

دلِ تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا
تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا

مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطّر ہوں
مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا

فساد و شر سے میں فرشِ زمیں کو صاف کر ڈالوں
ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا

مرے قول و عمل سے کوئی دل زخمی نہ ہو یا رب
سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا

Marfat.com

سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسنِ تکلّم کا
زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

کہوں حق بات میں دربار میں سلطانِ جابر کے
میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا

مرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو
میں اس پر پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے
ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا

تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ
میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا

یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے
وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا

تری حمد و ثنا شہزآد کے قلب و زباں پر ہو
میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

ہر وقت رہے دل میں تری یاد الٰہی
یہ شہر ہمیشہ رہے آباد الٰہی

مغلوب نہ ہو جاؤں کہیں نفس کے ہاتھوں
ہر حال میں درکار ہے امداد الٰہی

دل میں ہے ترے دین کی خدمت کی تمنا
مقصود نہیں مسندِ ارشاد الٰہی

بس لاج سرِ حشر گنہگار کی رکھنا
ہو جائے نہ محنت کہیں برباد الٰہی

Marfat.com

میرے کسی دشمن کو بھی تکلیف نہ پہنچے
میرے سبھی احباب رہیں شاد الٰہی

ہر شعر سے مطلوب فقط تیری رضا ہو
مٹ جائے دلوں سے ہوسِ داد الٰہی

آباء کو مرے بخش دے اے بخشنے والے
قائم رہے دیں پر مری اولاد الٰہی

ہے خوار و زبوں سرورِ کونین کی اُمّت
فریاد ہے فریاد ہے فریاد الٰہی

تو ارض و سمٰوٰت کا خالق ہے خدایا
یہ دشت و جبل ہیں تری ایجاد الٰہی

تخلیق تو تو نے ہی کئے ہیں یہ عناصر
وہ آب ہو یا خاک ہو یا باد الٰہی

Marfat.com

تو نے ہی بنایا اسے فِیۡ اَحۡسَنِ تقویم
انساں تو ہے مجموعۂ اضداد الٰہی

کھاتے ہیں ترا رزق سبھی کافر و مسلم
تو مالک کل ابو دِ اجواد الٰہی

حق تیری عبادت کا ادا ہو نہیں سکتا
جتنی بھی عبادت کرے شہزاؔد الٰہی

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

مرا سرمایۂ ہستی تری حمد و ثنا مولا
تری توفیق سے پایا یہ گنج بے بہا مولا

تو لا محدود میں محدود کیا تعریف ہو مجھ سے
نہ تیری ابتدا مولا نہ تیری انتہا مولا

دلِ بے تاب کی تسکیں ہے تیری یاد میں یا رب
ترے تذکار کی لذت ہے کتنی جاں فزا مولا

میں کیسے مان لوں رسوا کیا جائے گا محشر میں
ترے محبوب کا جو شخص ہو مدحت سرا مولا

Marfat.com

جزا کے دن تو اس خوش بخت کو کتنا نوازے گا
تری خاطر خفا سارے جہاں سے جو رہا مولا

ازل سے کر رہے تھے جستجو تیری جہاں والے
بتایا ہے ترے محبوب نے تیرا پتا مولا

تری توحید پر اہلِ جہاں ایمان لے آئے
تری برہان بن کر آگئے جب مصطفیٰ مولا

تری صنعت کا ہیں شہکار یہ مہر و مہ و انجم
تری قدرت کے ہیں عکّاس یہ ارض و سما مولا

طواف کعبۂ اقدس کی پھر توفیق دے مجھ کو
حریمِ جاں میں بھی اک دلنشیں کعبہ بنا مولا

کرم شہزاؔد پر فرما بھی دے اے قادرِ مطلق
کھڑا ہے ہاتھ پھیلائے ترے در پر گدا مولا

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

گو جدا ہاتھ سے قلم نہ ہوا
تیرا اک وصف بھی رقم نہ ہوا

کون سی شب تھی فضل سے خالی
کون سے دن ترا کرم نہ ہوا

یہ بھی تیری ہی مہربانی ہے
میں جو مشغولِ کیف و کم نہ ہوا

سر وہ کس کام کا بھلا یا رب
تیری دہلیز پر جو خم نہ ہوا

Marfat.com

جب سے بخشی ہے بندگی تو نے
دل کبھی مائل حشم نہ ہوا

جب سے "لاتقنطوا" کہا تو نے
کوئی دکھ درد رنج غم نہ ہوا

میں مدینے میں مر تو سکتا ہوں
گو وہاں پر مرا جنم نہ ہوا

اُس کو بھی اپنا گھر دکھا مولا
جو کبھی مائلِ حرم نہ ہوا

گو کہ ہوں لاالٰہ کا قائل
مجھ سے اک بت بھی منہدم نہ ہوا

اپنی خواہش کا میں پُجاری ہوں
مجھ سے تسخیر یہ صنم نہ ہوا

درج شہزاد جو ہے قرآں میں
کوئی بھی اَمر کالعدم نہ ہوا

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

میٹھی نیند سلاتا ہے تو دن کو ہمیں جگاتا ہے تو
چیر کے سینہ ظلمتِ شب کا نیا سویرا لاتا ہے تو

اپنی حمد کے نغمے مولا خود ہی ہمیں سناتا ہے تو
اپنا ہر دم آپ تعارف بندوں سے کرواتا ہے تو

پھر بھی تو بے رنگ ہے مولا گو سب رنگ بناتا ہے تو
اپنی جانب آنے والے رستے سب سمجھاتا ہے تو

کس حسنِ تدبیر سے یارب کائنات چلاتا ہے تو
گلشن گلشن پھول کھلا کر روئے ارض سجاتا ہے تو

Marfat.com

تو رحمٰن رحیم خدایا مشکل میں کام آتا ہے تو
تو دیتا ہے سب کو روزی سب منگتے ہیں داتا ہے تو

تیرے نام کا ورد رکھے جو اس کی شان بڑھاتا ہے تو
جل تھل ہو جاتی ہے دھرتی بارش جب برساتا ہے تو

ہوتی ہے جس وقت ضرورت میرا رزق بڑھاتا ہے تو
پیاس لگے جب صحراؤں کو پانی انہیں پلاتا ہے تو

تیرا در میں کیسے چھوڑوں میرے من کو بھاتا ہے تو
تجھ سے ہے ایماں کی حرارت جذبوں کو گرماتا ہے تو

کسی کسی کو پاس بلا کر اپنا آپ دکھاتا ہے تو
تو ہے ہفت افلاک کا خالق سورج شرق سے لاتا ہے تو

ہو شہزاد پہ فضل الٰہی
اَرحَم خود کہلاتا ہے تو

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

رُوبرو ہے حرم تیری توفیق سے
در پہ حاضر ہیں ہم تیری توفیق سے

لائقِ بارگاہِ کرم ہم نہ تھے
ہو گیا ہے کرم تیری توفیق سے

دُھل گئے سب گناہوں کے دفتر یہاں
ہو گئی آنکھ نم تیری توفیق سے

ملتزم سے لپٹنے کی تھی آرزو
رہ گیا ہے بھرم تیری توفیق سے

Marfat.com

پاس آئے نہیں دل کو بھائے نہیں
اہلِ جاہ و حشم تیری توفیق سے

تیرے دامانِ رحمت سے لپٹے ہیں ہم
تیرے فضل و کرم تیری توفیق سے

عشق ہے سرزمینِ عرب سے ہمیں
گو ہیں اہلِ عجم تیری توفیق سے

مجھ گنہگار کے ناتواں ہاتھ میں
آج ہے مُلتَزَم تیری توفیق سے

قید خواہش سے تو نے کیا ہے رہا
ٹوٹے دل کے صنم تیری توفیق سے

سب مسافر سفر کی تھکن بھول کر
ہوگئے تازہ دم تیری توفیق سے

Marfat.com

بوسۂ سنگِ اسود کی تاثیر نے
سب بھلائے ہیں غم تیری توفیق سے

میں کھڑا ہوں مقام براہیم پر
ہو کے ملت میں ضم تیری توفیق سے

سعی کرتے ہوئے دل سے جاتا رہا
خطرۂ بیش و کم تیری توفیق سے

روح گویا حرم کی فضاؤں میں ہے
ہے یہ نعمت بہم تیری توفیق سے

آبِ زمزم کا ساغر لیا ہاتھ میں
بھول کر جامِ جم تیری توفیق سے

آئے بیٹھے ہیں اہلِ نظر دید کو
میں ہوا محترم تیری توفیق سے

Marfat.com

جاں سے جاتی ہے گرد حرم گھوم کر
فکرِ بود و عدم تیری توفیق سے

میں نے قربان خود کو منیٰ میں کیا
مٹ گئے سب الم تیری توفیق سے

تو نے بخشا ہے شہزاؔد کو یہ ہنر
چل رہا ہے قلم تیری توفیق سے

Marfat.com

حمدِ رب تعالیٰ

سوزِ حفیظؔ دے مجھے ذوقِ ندیمؔ دے
فکرِ رسا نواز دے قلبِ سلیم دے

خیرات مِن لدُن کی مجھے اے علیم دے
حسنِ حیات یوں مجھے خُلدِ نعیم دے

تو ذائقہ چکھا مجھے اپنی صفات کا
اپنے کرم سے کچھ تو مجھے بھی کریم دے

مجھ کو بھی شہرِ علم کی خیرات ہو نصیب
مولا مجھے بھی فہمِ الف لام میم دے

Marfat.com

ہو جائے لطف خاص ظلوم و جہول پر
اس بے ہنر کو جوہر نطقِ کلیم دے

ربّ جہاں سنآئی و عطّآر کے طفیل
جینے کے واسطے کوئی مقصد عظیم دے

ہر قلب کو نصیب ہو ذوقِ دلِ بلال
بوذر کا جس میں رنگ ہو ایسی گلیم دے

کس درجہ مہربان ہے انسانیت پہ تو
جذبہ یہ آدمی کو بھی ربّ رحیم دے

ہم سانس لے رہے ہیں فضائے کثیف میں
باغ حبیب کی ہمیں مولا شمیم دے

یہ آخری دہائی ہے ماہِ صیام کی
پیغامِ رُستگاریِ نارِ جحیم دے

Marfat.com

تیرے نبی کی نعت کے ہمراہ اے جلیل
لکھتا رہوں میں حمد یہ عزمِ صمیم دے

شہزآد کے لیے یہ اثاثہ ہے بے بہا
حکمت کے مجھ کو لعل و گہر اے حکیم دے

Marfat.com

حمدِ رب تعالیٰ

صلِّ علیٰ کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد
"اک مصطفیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

ہو گا نصیب خُلد میں روزِ جزا کے بعد
ملتا ہے جو سرور خدا کی رِضا کے بعد

کرتا ہے التفات وہ لطفِ مزید سے
عرضی جو بھیجتا ہوں نئی ہر دعا کے بعد

سنتا ہے سب کی عرض سمیع و بصیر خود
گو سیلِ التجا ہے ہر اک التجا کے بعد

Marfat.com

جائے گا اس کے پاس جو توبہ کئے بغیر
ہوگا بَری عذاب سے لیکن سزا کے بعد

توّاب ہے وہ ذات غفور و رحیم ہے
بخشش کی ہے امید اسی سے خطا کے بعد

کعبہ کے اردگرد فضائے مطاف میں
رحمت کا سلسلہ تھا کرم کی ہوا کے بعد

وقت اجل بھی حمد کی توفیق ہو مجھے
مدحِ نبی ہو لب پہ ثنائے خدا کے بعد

شہزاؔد کر وسیلۂ صدّیق اختیار
پہلے امام تو ہیں وہی مصطفیٰ کے بعد

Marfat.com

حمدِ رب تعالیٰ

خدا گر نہ توفیق دے بندگی کی
نہیں پھر ضرورت ہمیں زندگی کی

وہ کیا آشنا ہوگا عرفان حق سے
نہیں جس نے لذت چکھی بے خودی کی

کہا حق نے محبوب ہے بس وہ میرا
کرے گا اطاعت جو میرے نبی کی

جہاں بھر میں ہے دربدر قوم مسلم
الٰہی ہیں تصویر ہم بے بسی کی

Marfat.com

میسر ہو اب فتحِ باب ہدایت
نہیں کوئی حد اپنی بے رہروی کی

خدایا! یہاں خضر و مہدی کئی ہیں
فزوں تر ہے لیکن روش گمرہی کی

کھلے پھر سے مولا چمن آرزو کا
چلیں پھر ہوائیں یہاں آشتی کی

سحر دم جو تجھ سے کریں التجائیں
ہوں مقبول یا رب دعائیں سبھی اس کی

خدا جس کا شہزاد ہو آپ ہادی
نہیں اس کو حاجت کسی رہبری کی

❖

Marfat.com

حمد و مناجات

خدایا رحم فرما سیّدِ کونین کا صدقہ
ہماری جھولیاں بھر سیّدِ دارین کا صدقہ

عطا ہو سائلوں کو بارگاہِ پاک سے کچھ تو
رفیقِ غار یعنی ثانیِ اثنین کا صدقہ

جلالت بخش دے فاروقِ اعظم کے وسیلے سے
سخاوت کر عطا عثمانِ ذوالنورین کا صدقہ

علوم حیدر کرّار سے حصّہ ملے ہم کو
علی کے نام سے پہلے ہے جو اُس عین کا صدقہ

Marfat.com

کروں خدمت میں تیرے دین کی دن رات یا مولا
یہ ہمت دے رسولؐ اللہ کی نعلین کا صدقہ

بفیض سیّدہ زہرا حیا و شرم دے ہم کو
حمیّت ہو عطا اس قوم کو حسنین کا صدقہ

مرا سینہ بھی نورِ حکمت و عرفان سے بھر دے
الٰہی اہلِ بیتِ مصطفیٰ سبطین کا صدقہ

بچا راہِ صفا کی مشکلوں سے اور خطروں سے
الٰہی غوثِ اعظم سیّدِ ثقلین کا صدقہ

بفیض نقشبنداں نقشبندیّت پہ رکھ قائم
مرے ہادی و مرشد اور نورِ عین کا صدقہ

رہے شہزاؔد کی نسبت سدا شیخ مجدّد سے
الٰہی مطمئن دل کے سکون و چین کا صدقہ

Marfat.com

قرآن کی شان

حمدِ ربّ ہے مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں
دین کی تعلیم ہے ایمان ہے قرآن میں

اِس کو مولا نے کہا ہے آپ فرقانِ حمید
اُس کی یکتائی کی ہر برہان ہے قرآن میں

نور کا منبع ہے یہ، حکمت کا بحرِ بے کنار
روشنی ہے علم ہے عرفان ہے قرآن میں

تزکیہ و صبر، تسلیم و رضا کا درس ہے
اک نظامِ عدل ہے، احسان ہے قرآن میں

Marfat.com

ولولہ انگیز ہیں آیات اس منشور کی
فرد کے ہر درد کا درمان ہے قرآن میں

زندہ کر دیتا ہے یہ اقوامِ مردہ کے ضمیر
قادر و قیّوم کا فیضان ہے قرآن میں

جس میں پوشیدہ ہیں الہام و فراست کے گہر
حکمت و اسرار کی وہ کان ہے قرآن میں

اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو انسان کا
خودُ مخاطب عبد سے رحمان ہے قرآن میں

ہے یہی شہزاؔد رب کی آخری زندہ کتاب
ریب سے خالی ہے جو فرمان ہے قرآن میں

Marfat.com

شانِ قرآن

حکمتیں ہیں نور ہے اسرار ہیں قرآن میں
ذاتِ ربِّ عرش کے انوار ہیں قرآن میں

رہنما و محسنِ انسانیت ہے یہ کتاب
کامیابی کے سبھی اطوار ہیں قرآن میں

زندگی میں بندگی کے رنگ بھر دیتا ہے یہ
ارفع و اعلیٰ سبھی اقدار ہیں قرآن میں

ناسخ و منسوخ ہیں کچھ محکم و متشابھات
گھاٹیاں کچھ راستے خم دار ہیں قرآن میں

Marfat.com

ہے پیامِ زندگی یہ مردہ قوموں کے لئے
روح پرور ،تازہ تر افکار ہیں قرآن میں

دیکھتے ہیں صفحہ در صفحہ انھیں اہل ِ نظر
جلوہ فرما ہر جگہ سرکار ہیں قرآن میں

مصدر و مہبط ہیں وہ وحیِ خدا کا اس لئے
صاحب قرآن کے تذکار ہیں قرآن میں

زمزمہ تسبیح کا ،نغمہ کہیں تہلیل کا
جانفزا و دلنشیں اذکار ہیں قرآن میں

قل ھواللہ اُحد ہے اس کی وحدت کا بیاں
کبریائی کے کئی آثار ہیں قرآن میں

سورۂ رحمان کی آیات میں جلوہ نما
اس کی قدرت کے حسیں شہکار ہیں قرآن میں

Marfat.com

اکبر و اصغر ہو کوئی یا ہو کوئی خشک و تر
گلشن و صحرا و نور و نار ہیں قرآن میں

ماضی و حال اور مستقبل کی ہے اس میں خبر
جلوہ گر شہزاد سب ادوار ہیں قرآن میں

Marfat.com

شان بیت اللہ کی

یاد آتی ہے مجھے ہر آن بیت اللہ کی
ہے نرالی ہی جہاں میں شان بیت اللہ کی

روح کو سرشار کر دیتا ہے کعبے کا طواف
بارشِ انوار ہے پہچان بیت اللہ کی

عالمِ لاہوت تک ہے اس کی ہیبت کا اثر
کرتے ہیں تکریم عالمیان بیت اللہ کی

مصحفِ لاریب میں تاریخ ہے اس کی رقم
کہہ رہا ہے داستاں قرآن بیت اللہ کی

Marfat.com

ابرہہ کو عبدِ مطلب نے دیا تھا یہ جواب
ہے حفاظت کے لیے رحمان بیت اللہ کی

اس کے معماروں میں شامل ہیں براہیم و ذبیح
کیوں نہ پھر مضبوط ہو بنیان بیت اللہ کی

روشنی تقویٰ کی اس کے دل کو ہوتی ہے نصیب
کرتا ہے تعظیم جو انسان بیت اللہ کی

حق نے نورِ مصطفیٰ سے کر دیا روشن اسے
ہوگئی تھی جب فضا ویران بیت اللہ کی

دید کو شہزآد کا دل ہورہا ہے بے قرار
ہو زیارت ربِّ انس و جان! بیت اللہ کی

Marfat.com

نعتِ

رسولِ مقبول ﷺ

Marfat.com

نعت

بھلا کیسے ہو ہم سے حق ادا توصیفِ احمد کا
سبق پڑھتے ہیں اس مکتب میں ہم تاحال ابجد کا

نظر صدّیق کی حسنِ بیاں ہو اُمِّ معبد کا
تو شاید کچھ بیاں ہو پائے ان کے قامت و قد کا

جسے حاصل ہوا اک ذرّہ بھی عشق محمد کا
وہ مشتِ خاک ہے مصداق بنیانِ مشیّد کا

ہر اک خوبی جہاں میں معتبر ہے ان کی نسبت سے
انہیں سے فرق ہے تا حشر قائم نیک اور بد کا

Marfat.com

خدائے وحدہٗ نے کر دیا ہے لاشریک ان کو
اُسی کو علم ہے ان کے کمالِ اوج کی حد کا

خدا کی رحمتیں بڑھ کر مرے لب چوم لیتی ہیں
زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

خدا کے فضل سے مختار ہیں وہ حلّ و حرمت کے
انہیں کو علم ہے قرآن کے منشا و مقصد کا

فضیلت کی بنا تقویٰ پہ رکھی ہے شہِ دیں نے
کسی پہلو سے کم رُتبہ نہیں احمر سے اسود کا

ریاض خلد ہو عرشِ معلّیٰ ہو کہ بیت اللہ
ہے بالا تر مقام ان سے مرے آقا کے مرقد کا

ہیں جس کے سائے میں جبریل قمری وار نغمہ گر
نہیں ہے گلشنِ ہستی میں کوئی سرو اس قد کا

Marfat.com

سنا کوئی حکایت ہم کو بھی چشم فلک اُس کی
مدینہ میں ہوا تھا واقعہ جب ان کی آمد کا

تعارف کے لیے شہزآد عمر خضر بھی کم ہے
اگر ہو تذکرہ صرف ان کے اِک تلمیذِ ارشد کا

Marfat.com

نعت

خدا حضور کا قرآں مرے حضور کا ہے
تمام عالمِ امکاں مرے حضور کا ہے

کرم ہے سرورِ دیں کا ہر ایک امت پر
ہر اک رسول پر احساں مرے حضور کا ہے

نوازشات ہیں عالم پہ ان کی ہر لحظہ
ہر آن فیض فراواں مرے حضور کا ہے

نگاہِ رشک سے تکتے ہیں اس کو قدسی بھی
جو خوش نصیب کہ مہماں مرے حضور کا ہے

Marfat.com

کئے ہوئے ہیں گوارا ہمیں جو ارض و سما
یہ سارا فیض میں قرباں مرے حضور کا ہے

یہ خَلق و اَمرْ کا سب اہتمام ان کے لیے
بہشت و عرش کا ساماں مرے حضور کا ہے

نہیں ہے ان کی شریعت میں جبر کا پہلو
تمام دین ہی آساں مرے حضور کا ہے

سنائی حشر سے پہلے "اَنَا لَھَا" کی نوید
یہ کس کمال کا فرماں مرے حضور کا ہے

یہ کس کا نام ہے گونجا خدا کے نام کے ساتھ
مرے حضور کا ہاں ہاں مرے حضور کا ہے

جو درمیان ہے شہزاد بیت و منبر کے
بہشت کا وہ گلستاں مرے حضور کا ہے

Marfat.com

نعت

مجھ سے پھر عرضِ مدعا نہ ہوا
نعت کہنے کا حوصلہ نہ ہوا

جیسے ہیں مصطفیٰ کریم مرے
ایسا تو کوئی دوسرا نہ ہوا

جس کے نقش قدم پہ خِضر چلے
ایسا تو کوئی مقتدا نہ ہوا

کوئی خورشید ہو کہ ماہ جبیں
سامنے آپ کے کھڑا نہ ہوا

Marfat.com

جس کو نسبت ہے آپ کے در سے
وہ مَرا تو مگر فنا نہ ہوا

کیا تعلق خدا کے ساتھ اسے
صدق دل سے جو آپ کا نہ ہوا

نعت شہزاؔد عرض کی تو مگر
ان کی مدحت کا حق ادا نہ ہوا

Marfat.com

نعت

ایماں ہے بادباں تو ستارا ہے ان کا نام
دنیا کے اس بھنور میں کنارا ہے ان کا نام

معمور کردیا اسے انوارِ حمد سے
خالق نے کیا ہی خوب سنوارا ہے ان کا نام

وہ شخص سب کے دل میں اُترتا چلا گیا
جس نے بھی اپنے دل میں اتارا ہے ان کا نام

از فرش تابہ عرش ہے صلِّ علیٰ کی گونج
وردِ زباں ہمارا تمہارا ہے ان کا نام

Marfat.com

ایوانِ لا اِلٰہ کا اک معتمد ستون
شرعِ مبیں کی آنکھ کا تارا ہے ان کا نام

کھولا یہ راز اسمِ گرامی کی میم نے
تحمیدِ لم یزل کا اشارا ہے ان کا نام

لوح و قلم کو اسم گرامی سے ہے شرف
تقدیر کی جبیں کا ستارا ہے ان کا نام

ہے اصلِ حمد و حامد و محمود ایک ہی
کس کس طرح سے حق نے ابھارا ہے ان کا نام

اس نام ہی سے ارض و سما میں ہے روشنی
لاریب روشنی کا منارا ہے ان کا نام

مومن کا دل حریم مدینہ سے کم نہیں
مومن کے دل میں انجمن آرا ہے ان کا نام

Marfat.com

قربان کر رہا ہے وہ جاں ان کے نام پر
جس جس کو اپنی جان سے پیارا ہے ان کا نام

شہزاد میرے نطق کی معراج ہوگئی
میں نے زباں سے جونہی پکارا ہے ان کا نام

Marfat.com

نعت

مجھ سے عاصی پہ رحمت کی حد ہوگئی
نعتِ محبوبِ ذاتِ صمد ہوگئی

مل گیا اتباعِ نبی کا ثمر
لو مری بندگی مستند ہوگئی

مصطفیٰ کی عنایت سے دل کی کلی
یوں کھلی کہ گلِ سرسبَدؔ ہوگئی

روزِ محشر شفاعت کا دفتر کھلا
فردِ عصیاں مری مسترد ہوگئی

Marfat.com

ہم کہاں کے بھلا لائقِ خُلد تھے
"نعتِ محبوبِ داور سند ہوگئی"

پھر سے "تقویمِ احسن" عطا ہو ہمیں
زیست آئینہ "فی کبدٍ" ہوگئی

جابجا ان کی شانیں ہیں قرآن میں
کوئی شد ہوگئی کوئی مدّ ہوگئی

نعت گوئی کی نعمت سے ہوں بہرہ ور
اب یہ نعمت بھی وجہِ حسد ہوگئی

جب سے مدحِ پیمبر کا خوگر ہوا
ہر عزازیل کو مجھ سے کدّ ہوگئی

ایک لشکر حوادث کا تھا سامنے
اُن کی رحمت سے حاصل رسد ہوگئی

Marfat.com

مُستنیر ان سے صبحِ ازل کی جبیں
ضوفشاں ان سے شامِ ابد ہوگئی

اہل جنت کہیں گے یہ سرکار سے
آج بیکس نوازی کی حد ہوگئی

ایسی توحید سمجھائی سرکار نے
ہر طرف ''اَلاَحَد اَلاَحَد'' ہوگئی

تھا جو روشن چراغِ رخِ مصطفٰی
رشکِ مہتاب کنجِ لَحد ہوگئی

یہ بھی فیضان ہے شافعِ حشر کا
خُلد مطلوبِ ہر نیک و بد ہوگئی

ہم جہنم میں شہزاد گرنے کو تھے
حائل ان کی شفاعت کی سد ہوگئی

Marfat.com

نعت

بہ ہر نفس شہِ دیں پر ہزار بار درود
خدا کے ذات پیمبر پہ بے شمار درود

عجیب شان سے ہوتا ہے لطف بار درود
پڑھا کرے جو کبھی کوئی بے قرار درود

دلوں کو پاک یہ کرتا ہے ہر کدورت سے
محبتوں کی دکھاتا ہے رہگزار درود

بلندیاں بھی یہ دیتا ہے زیرِ دستوں کو
مٹے ہوؤں کو بناتا ہے نام دار درود

Marfat.com

یہ بندگی کو سُجھاتا ہے نت نئے آہنگ
رُخِ عروسِ عبادت کا ہے نکھار درود

خدا کی رحمتیں اس پر اُترتی رہتی ہیں
جو بھیجتا ہے محمد پہ بار بار درود

دھلے ہوئے ہوں جو کوثر میں وہ صلوٰۃ و ثنا
ڈھلے بہشت میں جو ہوں وہ طرح دار درود

کہو ادب سے حضور آپ پر صلوٰۃ و سلام
کبھی جو بھیجنا چاہو بہ اختصار درود

صلاۃ بھیجے گا اس پر مرا خدا دس بار
جو اُن کی ذات پہ بھیجے گا ایک بار درود

نماز میں بھی وہ کہتے ہیں "السّلامُ علیکَ"
اذاں کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں حق شعار درود

Marfat.com

چھلک رہا ہے مرے آنسوؤں سے رنگِ قبول
''مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود''

حریم قدس میں پہنچے نہ کیوں مری آواز
''مری دعا کے گلے میں اثر کا ہار درود''

عطا ہوا جو مجھے صاحب درود کا قرب
بروزِ حشر بنا وجہِ افتخار درود

جو تیری شان کے لائق ہو اے خدائے عظیم
تو ان پہ بھیج ہمیشہ وہ شان دار درود

بچائے رکھتا ہے شہزاد ہر مصیبت سے
درود خواں کے لیے ہے حسیں حصار درود

Marfat.com

نعت

آرزوئے دیدۂ موسیٰ کو یوں پورا کیا
عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا

دوسرا ان جیسا کوئی پھر نہیں پیدا کیا
خلق میں خلّاق نے سرکار کو یکتا کیا

عالمِ بالا سے گزرے جب شہِ دیں بے حجاب
رُوئے تابانِ نبی کو عرش بھی دیکھا کیا

کہکشاؤں کو ملی حسنِ کفِ پا کی زکوٰۃ
نور کو بھی مستنیر اس نور نے ایسا کیا

Marfat.com

کیا تھا گر کچھ اور رہتے ساتھ تا قصرِ دنیٰ
طائر سدرہ نشیں یہ کیا شبِ اسریٰ کیا

پیکرِ آدم میں تھا نور محمد جلوہ گر
سب فرشتوں نے انہی کے نور کو سجدہ کیا

صاحب ایماں نے جانا "اَیُّکُمْ مِثْلِیْ" کو حق
دشمنِ ایماں انہیں خود سا بشر سمجھا کیا

دل کے گلشن میں اتر آئی بہارِ ہشت خلد
کشتِ جاں پر آپ کا ابرِ کرم برسا کیا

کس قدر لگتی ہے دلکش حضرت حسّاں کی بات
آپ سا خوش رُو کسی ماں نے نہیں پیدا کیا

آپ کی خلقت کو رکھا رب نے ہر خامی سے پاک
گویا خالق نے بھی جیسا آپ نے چاہا کیا

Marfat.com

آج پھر یاد آئے ہیں اہلِ جوارِ ذی سلم
آج خوب آنسو بہائے اور جی ہلکا کیا

یادِ طیبہ سے ملا شہزادؔ کچھ دل کو سکوں
نعت کے اشعار نے سینہ مرا ٹھنڈا کیا

Marfat.com

نعت

مِلاؤں کیا میں کسی سے نظر مدینے میں
جھکا ہے بارِ ندامت سے سر مدینے میں

میں صبح و شام زیارت کو جاؤں روضے کی
الٰہی! کاش ہو میرا بھی گھر مدینے میں

سوائے ''لا'' کے سبھی کچھ جہاں سے ملتا ہے
کھلا ہوا ہے کرم کا وہ دَر مدینے میں

میں دیکھتا تھا مناظر حریمِ طیبہ کے
تھی ساتھ ساتھ مری چشمِ تر مدینے میں

Marfat.com

جمالِ نورِ مجسّم کو دیکھنے کے لیے
اُتر کے آگئے شمس و قمر مدینے میں

بہشت آپ ہے مشتاق جن کے جلووں کی
چھپے ہوئے ہیں وہ لعل و گہر مدینے میں

چمک اٹھے سبھی دیوار و در بقول اَنس
جب آئے خیر سے خیرالبشر مدینے میں

جو جارہی ہے گلستانِ خُلد کو سیدھی
ہے اِس کمال کی اِک رہ گزر مدینے میں

بفیضِ کیفِ مسلسل کبھی یہ لگتا ہے
تمام عمر ہوئی ہے بَسر مدینے میں

دعائیں ہم نے جو شہزاد ربّ سے مانگی تھیں
وہ ہوگئی ہیں سبھی باروَر مدینے میں

Marfat.com

نعت

جو ہو صدقِ طلب سلطان بحر و بر سے ملتا ہے
سکونِ دل، قرار جاں نبی کے در سے ملتا ہے

مدینہ میں ہے جلوہ گر مدینہ علم و حکمت کا
نشانِ جادۂ بخشش اسی رہبر سے ملتا ہے

خدا کی دوستی مشروط ہے ان کی اطاعت سے
پتا اللہ کا بس مصطفیٰ کے گھر سے ملتا ہے

نوازا ہے خدا نے سب رسولوں کو فضائل سے
کسی کا مرتبہ بھی میرے پیغمبر سے ملتا ہے؟

Marfat.com

شہادت سورۂ احزاب میں ہے اس عقیدے کی
قرارِ زندگانی لُطفِ پیغمبر سے ملتا ہے

نہیں ہے کام توصیفِ نبی میں زورِ بازو کا
یہ توشہ بس عطائے خالقِ اکبر سے ملتا ہے

قلم سجدہ کناں رہتا ہے جو محراب مدحت میں
اسے فیضِ ثنا جبریل کے شہپر سے ملتا ہے

خذف ریزے ہوئے تسبیح خواں ان کی توجہ سے
جواب اس ڈھنگ سے سرکار کو کنکر سے ملتا ہے

تصور میں ترے بھی ہم نشیں شاید ہیں وہ گلیاں
تری آنکھوں کا نقشہ میری چشمِ تر سے ملتا ہے

غم ہستی سے میں شہزاد جب بے تاب ہوتا ہوں
مجھے اک حوصلہ سا گنبدِ اخضر سے مِلتا ہے

Marfat.com

نعت

کیا بتائے بشر آپ کا مرتبہ جانتا ہے خدا ہی مقام آپ کا
آپ کا عشق ایمان کی جان ہے روح دین متیں احترام آپ کا

آپ خلقت میں لاریب ہیں اولیں آپ بعثت میں ہیں آخر آخریں
کون جانے بھلا ابتدا آپ کی کون جانے بھلا اختتام آپ کا

معرکہ ہے صلیب و علم کا بپا اہل اسلام باہم ہوئے بے وفا
کاش پھر کوئی رومی عجم سے اٹھے کاش پھر آئے کوئی غلام آپ کا

یانبی اس طرف پھر ہو چشم کرم ساری امت کا رہ جائے آقا! بھرم
دستِ اغیار میں ہے کلید حرم نرغۂ کفر میں ہے نظام آپ کا

Marfat.com

آپ کو انبیاء کی قیادت ملی آپ کو اصفیاء کی سیادت ملی
''سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا''

آپ سے نور تھا ظلمتِ دہر میں آپ سے نور ہے ظلمتِ دہر میں
کام آیا تھا پہلے بھی نام آپ کا کام دے گا ہمیں اب بھی نام آپ کا

آپ کا ذکر شہزؔاد کی نظم میں آپ کا ذکر شہزؔاد کی نثر میں
اس عنایت کا ہو شکر کیسے ادا تذکرہ لب پہ ہے صبح و شام آپ کا

Marfat.com

نعت

خیرالوریٰ کہوں انہیں شمس الضحیٰ کہوں
صدر العلیٰ کہوں کبھی بدرالدجیٰ کہوں

کچھ کر کے اقتباس کلام مجید سے
طٰہٰ کہوں، نذیر کہوں، مصطفیٰ کہوں

زینت فزائے مسندِ محمود ہیں حضور
ایوانِ حشر کا انہیں صدر العلیٰ کہوں

جن کی کرن سے صبح ازل کو ملی ضیاء
ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں

Marfat.com

اس درجہ نور باریاں ہوتی ہیں روح میں
جس درجہ اہتمام سے صلِّ علیٰ کہوں

جی چاہتا ہے پھر ہو "بلیٰ" کا معاملہ
پھر سے بلیٰ کے ساتھ میں صلِّ علیٰ کہوں

میرا درود اور ہے اس کا درود اور
کیسے بھلا میں خود کو شریکِ خدا کہوں

وہ جن کا ذکرِ خیر کیا تھا مسیح نے
اللہ کے خلیل کی ان کو دعا کہوں

آنکھوں میں ہیں مناظرِ فردوس گام گام
ارضِ حرم کو ساحلِ موجِ بقا کہوں

شہزاد بھیجتا ہے خدا جس پہ خود درود
اس ذات کو بزرگ میں بعد از خدا کہوں

Marfat.com

نعت

صحرا میں گلِ سبز دمکتا نظر آیا
وہ دیکھئے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

گلزار مدینہ کے ہر اک غنچہ و گُل میں
پنہاں مجھے فردوس کا نقشہ نظر آیا

سرکار دو عالم کی عنایت سے عطا سے
بگڑا ہوا ہر کام سنورتا نظر آیا

انوار سے معمور ہے وہ خاک ابھی تک
ہر ذرّہ سے خورشید ابھرتا نظر آیا

Marfat.com

ماننِد شبِ قدر ہے طیبہ کی ہر اک شب
ہر صبح کا چہرہ تر و تازہ نظر آیا

کہتے ہیں جسے مسندِ محمود کا وارث
محشر میں شفاعت کو وہ تنہا نظر آیا

جب دیکھا جدھر دیکھا دیارِ شہِ دیں میں
ہر سمت وہی نور سراپا نظر آیا

شہزاد مدینہ کے مناظر میں مجھے تو
عکسِ شہِ کونین جھلکتا نظر آیا

Marfat.com

نعت

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ
یونہی نہیں آجاتے گنہگار ہمیشہ

ارمان شفاعت لئے سرکار کے در پر
آتے ہیں شفاعت کے طلبگار ہمیشہ

سرمایۂ آدم ہے تری ذاتِ گرامی
ہیں زیرِ قدم ثابت و سیّار ہمیشہ

تاحشر ہے اب تیرے لیے مسندِ ارشاد
لو دیتے رہیں گے ترے افکار ہمیشہ

Marfat.com

بخشی ہے ترے رب نے ترے ذکر کو رفعت
ہوتے ہی رہیں گے ترے تذکار ہمیشہ

خلاقِ دو عالم بھی ترے ساتھ ہے ہر دم
جبریل بھی ہیں تیرے طرف دار ہمیشہ

ہر نقش کفِ پا ہے ترا رہبر کامل
ہیں اہلِ نظر اُس کے طلبگار ہمیشہ

قرآن کی تفسیر فرامین ہیں تیرے
ہے تازہ شریعت کا چمن زار ہمیشہ

ہر وصف ترا مظہر اخلاق الٰہی
ہر حرف ترا زندہ و ضوبار ہمیشہ

محبوب ہے تو باقی و حیّ ابدی کا
تابندہ رہیں گے ترے انوار ہمیشہ

Marfat.com

ہر دور میں مقبول و مسلّم رہی آقا
دنیا میں تری خوبیِ کردار ہمیشہ

پھٹکے نہ کبھی پاس مرے گردشِ دوراں
میں نعت کہوں اے شہِ ابرار ہمیشہ

رکھا ہے قدم تو نے جہاں فرشِ زمیں پر
دیکھا ہے وہاں نُور کا مینار ہمیشہ

ہے جس میں جڑا ختم نبوّت کا نگینہ
سر پر ہے فضیلت کی وہ دستار ہمیشہ

والشّمس ہے اے شمس ترا روئے فروزاں
والفجر ترے حسن کا اظہار ہمیشہ

سرکار نے جو صبح و مسا خود بھی پڑھے ہیں
رکھ وردِ زباں بس وہی اذکار ہمیشہ

دیتا رہے خوشبو جو ترا اسم گرامی
مہکا رہے شہزاد کا گھر بار ہمیشہ

Marfat.com

نعت

کب تک رہیں گے ایسے سنین و شہور اور
تابِ فراق مجھ کو نہیں ہے حضور اور

فرمائیے حضور! حضوری کی کچھ سبیل
دیتا نہیں ہے ساتھ دلِ ناصبور اور

آیا ہی چاہتا ہے حضوری کا اذن بھی
رہ لے ریاضِ خُلد سے کچھ روز دُور اور

ہوں گے حضور تختِ شفاعت پہ جلوہ گر
منظر ہمیں دکھائے گا یوم النشور اور

تاباں ضیائے نعت سے رہتا ہے میرا دل
اے ابرِ نور بار مجھے بخش نور اور

Marfat.com

حمدِ خدا نے روح کو دی تازگی نئی
نعتِ نبی سے دل کو ملا اک سرور اور

عہد رواں حضور ہے محتاج التفات
درکار ہے بشر کو ابھی کچھ شعور اور

آتا ہے جب خیالِ کفِ پائے مصطفیٰ
شہزاؔد صحنِ جاں میں اترتا ہے نور اور

Marfat.com

نعت

اک عالم سرور میں باچشم تر ملے
روضے کے سامنے جو کھڑے دیدہ ور ملے

ممکن نہیں کہ پھر وہ کبھی دربدر ملے
باب السّلام پر جو کھڑا بخت ور ملے

معبودِ مصطفیٰ کا کرے شکر صبح و شام
توصیفِ مصطفیٰ کا جسے کچھ ہنر ملے

اکثر درِ نبی پہ بصد عجز و انکسار
دستِ طلب دراز کئے تاجور ملے

Marfat.com

کاسہ بدست آپ کی چوکھٹ پہ ہوں کھڑا
خیرات اب مجھے بھی مرے چارہ گر ملے

انوارِ مصطفیٰ سے ہوئے بہرہ یاب سب
جتنے رُسل حضور سے افلاک پر مِلے

محشر میں انبیاء بھی پکاریں گے دیکھنا
"بندہ نواز صدقۂ لطفِ نظر ملے"

چلتا نہیں وہ جادۂ اہل فرنگ پر
سلطانِ انبیاء کی جسے رہگزر ملے

شہزاؔد زندگی میں مجھے خُلد ہو نصیب
سرکار کی گلی میں اگر مجھ کو گھر ملے

نعت

ختم الرسل ہیں سارے زمانوں کے مقتدا
خوش بخت ہیں جو آپ کی کرتے ہیں اقتدا

صلِّ علیٰ کا ورد ہے ہر درد کی دوا
مدح و ثنائے رحمتِ عالم میں ہے شفا

بندے ہیں ہم وہ خواجۂ کل خواجگان ہیں
ہیں سب کے آپ مُرشد و ہادی و رہنما

خلاقِ ہر جہان کا شہکار ہیں حضور
آئینہ جمالِ الٰہی ہیں مصطفیٰ

احوال وہ بیان ہوں لفظوں میں کس طرح
حاضر درِ حضور پہ ہوتے ہیں جب گدا

Marfat.com

میں ان کا مدح خواں ہوں نکیرین بس کرو
رکھتا ہوں مصطفیٰ سے محبت میں باخدا

بے حد گراں تھا داورِ محشر کا سامنا
آقا نے مجھ کو دامنِ رحمت میں لے لیا

شہزادؔ تو نے حمد کے اشعار تو کہے
اب اس زمین میں ہی نئی نعت اِک سُنا

Marfat.com

نعت

لیے دلوں میں تمنائے ارض پاک چلے
حرم کی سمت مسافر بصد تپاک چلے

بذوق و شوق و حضوری و انہماک چلے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسول پاک چلے"

حروف نعت کا ممنون میں رہوں گا سدا
جو قلب و روح کو فرما کے تابناک چلے

جہاں کی خاک سے ہو کہکشاں بھی شرمندہ
وہاں پہ مہر و نجوم و قمر کی خاک چلے

Marfat.com

کمالِ شوق سے آئے تھے جو سلامی کو
درِ نبی سے پلٹ کر وہ سینہ چاک چلے

شفیعِ حشر کے جلووں کو دیکھنے کے لیے
مسافرانِ لحد ہو کے گھر سے پاک چلے

عجیب شان سے شہزاد ان کے در کے گدا
بٹھا کے سارے زمانے پہ اپنی دھاک چلے

Marfat.com

نعت

وہی لمحے حاصل زندگی ہیں جو اُن کے در پہ گزر گئے
مرے ریگ زارِ وجود کو گل و یاسمیں سے جو بھر گئے

میں چلا جو اسوۂ پاک پر مرے مصطفیٰ ہوئے راہبر
مجھے بندگی کی سند ملی مرے سارے کام سنور گئے

یہ کمال ہے شہِ دین کا دیا درس صدق و یقین کا
جو اٹے تھے کفر کی دھند سے وہ نقوش سارے نکھر گئے

یہ جو نور ہے شب قدر کا یہ ہے فیض سیّدِ بدر کا
اسے طاق رات میں ڈھونڈنے کا حضور حکم ہیں کر گئے

Marfat.com

ملے بندگی کے وہیں نشاں بنی سجدہ گاہ وہاں وہاں
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

ہیں قسیم رحمتِ رب وہی سبھی رحمتوں کا سبب وہی
شہِ دوسرا ہی کے جُود سے جو تہی تھے ظرف وہ بھر گئے

بخدا وہ اہل نصیب ہیں شہ انس و جاں کے قریب ہیں
وہ جو اتباعِ رسول میں غمِ دو جہاں سے گزر گئے

Marfat.com

نعت

جہاں کو کفر کی ظلمت سے کرنے پاک جب آیا
عجب منظر تھا دنیا میں شہِ لولاک جب آیا

نوازا اس کو بھی پیراہنِ الطاف و رحمت سے
درِ سرکار پر کوئی گریباں چاک جب آیا

چلی بادِ بہاری کُھل گئے جنت کے دروازے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

اسے سرشار کر ڈالا مُسلسل جُود و بخشش سے
کوئی عاصی بھی لے کر دیدۂ نمناک جب آیا

Marfat.com

صدائے "ما رَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ" گونج کر آئی
حبیب حق لئے ہاتھوں میں مشتِ خاک جب آیا

ربیعہ اسلمی کو آپ نے جنت عطا کردی
لئے بہرِ وضو وہ کوزہ و مسواک جب آیا

بہارِ جاودانی آگئی گلزار عالم میں
زبانِ خلق پر اسمِ شہِ لولاک جب آیا

پگھل کر ہوگیا دل موم آنکھیں چار ہوتے ہی
چلا بزمِ رسالت میں کوئی سفّاک جب آیا

خدا نے لے لیا بد بخت کو اپنی حراست میں
شہِ کونین کی حد میں کوئی بے باک جب آیا

فرشتوں کی زباں پر زمزمے مدح و ثنا کے تھے
خدا کا آخری مرسل سرِ افلاک جب آیا

ہمیں ثابت قدم شہزاؔد رکھا ان کی نسبت نے
کوئی مغرب زدہ ہم پر بٹھانے دھاک جب آیا

Marfat.com

نعت

نگاہِ زائرِ طیبہ میں گنبد، سبز سر چمکا
سرِ شاخِ نہالِ دل عقیدت کا ثمر چمکا

مظاہر تھے کمالاتِ شہِ کونین کے سارے
دمِ عیسیٰ ہوا ظاہر، ید بیضا اگر چمکا

جدا کر کے دکھایا آپ نے حق اور باطل کو
ہر اک فرمانِ تابندہ میانِ خیر و شر چمکا

نرالی شان سے اُن کے کفِ پا نے ضیا بخشی
بہر پہلو ابو ایوّب انصاری کا گھر چمکا

Marfat.com

مری جانب نگاہِ التفات آقا نے فرمائی
ستارہ میری قسمت کا سرِ مژگانِ تر چمکا

چمک اٹھے تصور میں حروف اسم محمد کے
پھر ان کے نور کی برسات سے دل کا نگر چمکا

شب معراج نے اک معجزہ یوں بھی دکھایا ہے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

حریمِ ذات میں صلِّ علیٰ کی روشنی پھیلی
مرے دل میں دِیا یادِ نبی کا رات بھر چمکا

نہ چمکا ہے نہ چمکے گا کوئی شہزاد اس دھج سے
جہاں میں آمنہ کا جس طرح نورِ نظر چمکا

Marfat.com

نعت

اِدھر اسم گرامی لب پہ ہے فخرِ دو عالم کا
اُدھر افلاک پر ہے زمزمہ صلِّ وسلم کا

مجھ ایسے کو بھی ٹھہرایا ہے مورد لطفِ پیہم کا
بھرم رکھا شہِ خوباں نے میرے دیدۂ نم کا

شفا بخشی، دیا ہے کام زخم دل کو مرہم کا
عجب اعجاز ہے صلِّ علیٰ ذکرِ معظم کا

اثر ہے کل جہاں میں اسوۂ نورِ مجسم کا
ہے شہرہ چار سُو سرکار کے خلقِ مکرّم کا

Marfat.com

یہ اک انداز تھا خیر الوریٰ کے خیر مقدم کا
زمینِ شور سے جاری ہوا چشمہ جو زمزم کا

سعادت دیکھئے میری میں ان کا نام لیوا ہوں
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے جن کے پرچم کا

خدا کی بارگاہِ خاص تک اُن کی رسائی ہے
وسیلہ ہیں وہی موسیٰ و عیسیٰ اور آدم کا

قیامت تک وہی ہیں پیشوا و رہنما سب کے
لقب بخشا خدا نے آپ کو نورِ مجسم کا

خدا کی دوستی مشروط ہے ان کی اطاعت سے
وہ بندہ کیا ہے جو تابع نہیں فرمانِ محکم کا

یہ اک اعزاز ہے شہزاؔد بھاری سب فضائل پر
کہ میں ہوں امتی اللہ کے محبوب اعظم کا

Marfat.com

نعت

رسائی بارگاہِ پاک میں جس دم ہوئی اپنی
مقدّر اوج پر تھا کیفیت تھی دیدنی اپنی

حضور خواجۂ طیبہ ہوئی پھر حاضری اپنی
خدا کے فضل سے کچھ رنگ لائی بندگی اپنی

دل و روح و بدن تھے سامنے سرکار کے حاضر
حقیقت اس گھڑی مجھ پر حقیقت میں کھلی اپنی

یہ ان کے التفاتِ بے کراں کا اک بہانہ ہے
عزیزاز جان مجھ کو اس لیے ہے بے کسی اپنی

Marfat.com

فضیلت آپ کی بعد از خدا سب پر مسلّم ہے
جتائی ہی نہیں لیکن کسی پر برتری اپنی

گرایا اس نے جب مجھ کو شہِ والا کی چوکھٹ پر
فقط اس دن مجھے اچھی لگی یہ بے خودی اپنی

چھٹی ظلمت اجالا ہوگیا سارے زمانے میں
عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی

کمائی ہے یہی شہزآد عمرِ چند روزہ کی
کٹی ہے مدحِ محبوب خدا میں زندگی اپنی

Marfat.com

نعت

رسول پاک سے سن عظمتِ حمد خدا کیا ہے
خدا سے پوچھ شان و شوکتِ صلِّ علیٰ کیا ہے

دیا پیغام یہ بدر و اُحد کے جاں نثاروں نے
کسی کو کیا خبر قدرِ محمد مصطفیٰ کیا ہے

جناب سرور دیں کے تبسم کا تسلسل ہیں
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو موجِ صبا کیا ہے"

پناہِ عاصیاں ہے ان کا دامانِ شفاعت بھی
بروزِ حشر یہ کھل جائے گا لطف و عطا کیا ہے

Marfat.com

یہ ان کی رحمۃٌ للعٰلمینیٔ ہی کے جلوے ہیں
جو پوچھو عاصیوں پر یہ کرم کا سلسلہ کیا ہے

درودِ خالق اکبر ہے مدّاحی محمد کی
ثنائے مصطفیٰ کر بندۂ حق سوچتا کیا ہے

میں ان کے ذکر سے شہزاؔد اپنا قد بڑھاتا ہوں
مری اوقات کیا ورنہ، مرا حرفِ ثنا کیا ہے

Marfat.com

نعت

اس محبوب کا صدقہ میری مان ہوا
تجھ پر نافذ ہے جس کا فرمان ہوا

طیبہ میں اک نعت ہدیّہ لیتی جا
کردے مجھ پر اتنا تو احسان ہوا

تو نے حرا میں وہ منظر بھی دیکھا تھا
اُترا تھا قرآن پہ جب قرآن ہوا

کر معمور دل و جاں کو اس خوشبو سے
لا طیبہ سے کچھ عطر و لوبان ہوا

Marfat.com

تو جالی کے اس جانب بھی جاتی ہے
جس جانب ہے مولا کی برہان ہوا

میرے بھی ممدوح وہی ہیں تیرے بھی
اور وہی ہیں ممدوحِ رحمٰن ہوا

تو نے تو سرکار کے لب بھی چومے ہیں
میں تیری خوش بختی پر قربان ہوا

ساتھ رہی ہے اسریٰ و معراج میں تو
پائے ہیں کیا کیا رَوح و ریحان ہوا

تو گوشِ سرکار تلک پہنچاتی تھی
نعت پڑھا کرتے تھے جب حسّان ہوا

تو محظوظ ہوئی ہے ان کی سانسوں سے
رب نے تجھ کو بخشی کیسی شان ہوا

Marfat.com

تو بھی شامل تھی سرکار کی طینت میں
تجھ پہ فدا ہوجائے میری جان ہوا

میں بھی تیرے ساتھ مدینے جا پہنچوں
ہے کوئی ہم راہی کا امکان ہوا

آتی ہے شہزادؔ ریاض الجنت سے
تازہ تر کرنے میرا ایمان ہوا

Marfat.com

نعت

خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلئے
آپ بن جائے گی ہر بات مدینے چلئے

رشکِ صد خلد ہے گلزارِ حریم طیبہ
ہیں وہاں نور کے باغات مدینے چلیے

بارشِ نور برستی ہے گلی کوچوں میں
دن کے جیسی ہے وہاں رات مدینے چلئے

چھوڑ یئے چھوڑیئے دنیا کے یہ جھنجٹ سارے
آیئے آیئے حضرات مدینے چلئے

Marfat.com

دل میں رکھیے نہ کوئی زادِ سفر کا کھٹکا
اِک سے اک ہے وہاں سوغات مدینے چلیئے

حاصل عمر ہیں گھڑیاں جو وہاں پر گزریں
قیمتی ہیں وہی لمحات مدینے چلیئے

قدسیوں کا وہاں رہتا ہے ہمیشہ مجمع
ہیں ہمہ رنگ فیوضات مدینے چلیئے

قاسم نعمتِ باری ہیں کرم پر مائل
بٹ رہی ہے وہاں خیرات مدینے چلیئے

ان کے دربار سے جاتا نہیں منگتا خالی
ہے رواں بحرِ عنایات مدینے چلیئے

راہِ طیبہ میں ہیں جتنے بھی دیار و امصار
ہیں وہ جنت کے مضافات مدینے چلیئے

جن کے سینے میں ہے تاریخِ رسالت پنہاں
دیکھنے ہوں جو کمالات مدینے چلیئے

Marfat.com

اُلجھنیں حل درِ سرکار پہ جا کر ہوں گی
گر بدلنے ہیں خیالات مدینے چلئے

صبح کی سانس معطر ہے مہک سے ان کی
شام پر بھی ہیں عنایات مدینے چلئے

کھینچتا ہے دل مومن کو اُحد کا منظر
یاد آجاتے ہیں غزوات مدینے چلئے

جابجا ہیں وہاں آثار و مظاہر ان کے
ہر قدم پر ہیں کرامات مدینے چلئے

کہہ رہی ہیں وہ ہوائیں بھی انہی کے قصے
سن ہی لیجے وہ حکایات مدینے چلئے

خواہشیں دہر کی چھوڑیں گی نہ دامن ہرگز
توڑیے اب یہ روایات مدینے چلئے

پاؤں شہزاد طبیعت پہ میں کیسے قابو
ہے تقاضا یہی دن رات مدینے چلئے

Marfat.com

نعت

محبوب ربِّ عرش ہے، میرِ حجاز ہے
نسبت سے جس کی نوعِ بشر سرفراز ہے

عقدہ کھلا یہ رحمتِ عالم کو دیکھ کر
فضل خدا کا سلسلہ کتنا دراز ہے

یونہی نہیں رحیم کہا خود کریم نے
میرا نبی کریم ہے بندہ نواز ہے

"تلک الرُّسُل" سے اور بھی کچھ ہوگیا عیاں
پیغمبروں میں آپ کا جو امتیاز ہے

Marfat.com

جو کچھ ورائے عقل ہے قرآن پاک میں
مابین مصطفیٰ و خدا ایک راز ہے

امت پہ چل گیا ہے عزازیل کا فسوں
آقا یہ قوم در پئے تحریص و آز ہے

اسریٰ کی شب گیا تھا جو تا رفعت دنیٰ
بس ایک لامکاں کا وہی شاہباز ہے

لہجے کو ان کے نام نے بخشی ہے اک مٹھاس
دل میں انہی کے ذکر سے سوز و گداز ہے

معبود نے اسی کو فقط "عبدہٗ" کہا
جس پر سلام بھیجنا روحِ نماز ہے

شہزاؔد بس یہی ہے تعارف مرا کہ میں
بندہ ہوں ان کی نسبتِ عالی پہ ناز ہے

Marfat.com

نعت

ہو کیسے حق ادا پھر ہم سے ان کی نعت و مدحت کا
اَلم نشرح ہے سر آغاز جن کی شانِ رفعت کا

نہیں کوئی کنارا رحمتِ آقا کی وسعت کا
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے ان کی عظمت کا

اِدھر بھی سرورِ دیں کوئی چھینٹا ابر رحمت کا
کہ ابتر ہو رہا ہے حال اب تو ساری امت کا

کھلا توحید کا روشن دریچہ شرک خانے میں
یہ اک اعجاز ہی تھا سرورِ عالم کی دعوت کا

Marfat.com

رسولِ ہاشمی کے اُمتی انمول ہوتے ہیں
کسی کو کیا پتا ان موتیوں کی قدر و قیمت کا

سوائے کوچۂ سرکار کے بک جائیں ناممکن
اگر اندازہ ہو جائے ہمیں خود اپنی قیمت کا

کہا اللہ نے قرآں میں ختم المرسلیں ان کو
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

شہِ کونین نے فرما دیا ہے ''لَا نبی بَعْدِی''
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کسی کذّاب کو جرأت نہ ہو پھر ایسے دعوے کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کسی کاذب سے کوئی معجزہ مانگے تو کافر ہے
یہ فتویٰ ہے بہت مشہور سلطانِ فقاہت کا

نیا کوئی نبی شہزاؔد ہو اب غیر ممکن ہے
رسولِ آخریں پر ختم ہے منصب رسالت کا

Marfat.com

نعت

سرورِ کون و مکاں سیّدِ ذیشانِ عرب
باعثِ ارض و سما روحِ عجم جانِ عرب

رونقِ بزمِ جہاں شمع شبستانِ عرب
ثانی باغ جناں حسنِ گلستانِ عرب

گلشنِ روح پہ چھا جاتی ہے شادابی سی
یاد آ جاتے ہیں جس دم گل و ریحانِ عرب

تابع حکم شہِ دیں ہیں عجم کے دفتر
دستِ محبوب خدا میں ہے قلمدانِ عرب

Marfat.com

ذرّے ذرّے میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرشِ معلیٰ ہے خیابانِ عرب

جب کھلا باب عنایات نبوّت اس میں
آسماں گیر ہوئی وسعتِ دامانِ عرب

سنتِ سرورِ دیں صاحب ایماں کا وقار
یعنی دستار کہ ہے زینتِ مردانِ عرب

حامل وحیِ خداوند فرشتوں کا امام
''طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمان عرب''

بست و دو سال زیارت کو مسلسل آیا
''طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمان عرب''

مجھ کو شہزادؔ کمک روحِ رضا سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

Marfat.com

نعت

خلوص، امن، اخوت، حیاء وفا ادراک
جہاں میں بانٹنے آئے تھے مصطفیٰ ادراک

ضیائے سیرت انور سے ضوفشاں ہے حیات
نقوشِ پائے نبی سے ہمیں ملا ادراک

گزر گئے ہیں جہاں سے بھی تاج دارِ شعور
بکھر گیا اسی رستے پہ جابجا ادراک

بلال و بو ذر وسلمان بنتے جاتے ہیں
درِ حبیب سے ہوتا ہے جب عطا ادراک

Marfat.com

جبیں تمدّن و تہذیب کی چمکنے لگی
عجیب شان سے جلوہ نما ہوا ادراک

جو زیب چشم بصیرت ہو خاک راہ حجاز
تو قلب و ذہن میں ہوتا ہے رونما ادراک

ترے حبیب کی مدحت کا حق ادا ہو پائے
مجھے نصیب ہو اتنا تو اے خدا ادراک

مرے نبی کا طریقہ ہے علم کی تقسیم
مرے حضور کی سنت ہے بانٹنا ادراک

اگر نصیب ہو دریائے مِنۡ لَّدُنۡ کی نمی
خدا کے فضل سے ہوتا نہیں فنا ادراک

مرے کفیل و مربی ہیں مصطفیٰ شہزاد
مجھے یقین ہے ہوگا فزوں مرا ادراک

Marfat.com

نعت

بارانِ کرم مجھ پہ بھی برسائے مدینہ
اے کاش مرے دل میں سما جائے مدینہ

ہے نقش مرے دل پہ ہر اک منظر طیبہ
پھرتے ہیں میری آنکھ میں گلہائے مدینہ

سب رنج بھلا دیتی ہے آغوش اُحد کی
ہے راحتِ جاں کوہِ دلآرائے مدینہ

پنہاں ہیں تری خاک میں ایمان کے موتی
تو رُوکشِ فردوس ہے صحرائے مدینہ

Marfat.com

بخشش کی سند ہے در سرکار سے نسبت
جنت کی ضمانت ہے تولائے مدینہ

کب دیکھئے ہم پر ہو عنایت کی نظر پھر
"کب دیکھئے بر آئے تمنائے مدینہ"

ہر شخص میں انصارِ مدینہ کی جھلک ہے
اک عالم ایثار ہے دنیائے مدینہ

جو لطف کہ شہزادۂ شہیدیؔ پہ ہوا تھا
وہ لطف کبھی مجھ پہ بھی فرمائے مدینہ

Marfat.com

نعت

یاد جب خلوتِ خورشیدِ حرا آتی ہے
گوشۂ قلب سے اقرء کی صدا آتی ہے

مسجد نعت میں جب سجدہ کناں ہونا ہو
کام اس وقت مرے فکرِ رسا آتی ہے

روح کا رزق اترتا ہے فلک سے جب بھی
میرے حصے میں شہِ دیں کی ثنا آتی ہے

یاس کو پاس پھٹکنے نہیں دینا ہر گز
دل کی بستی مرے آقا کو بسا آتی ہے

Marfat.com

روح کے دشت کو گلزار بنانے کے لیے
صبح دم جنت طیبہ سے ہوا آتی ہے

نسبتِ سرور کونین پہ ہے فخر مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

گلشنِ جاں میں مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

کعبۃ اللہ کے شہزاد ہر اک گوشے سے
"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کی صدا آتی ہے

Marfat.com

نعت

کوئی خوش بخت مرے شہر سے جب جائے حجاز
یاد رہ رہ کے مجھے آئے ہے صحرائے حجاز

اک تعلق ہے اسے فخر نبی ہاشم سے
ناز کیوں کر نہ کرے بخت پہ لیلائے حجاز

ایسا انفاس شہِ دیں نے نوازا ہے اسے
رشکِ صد طور ہوئی وادی سینائے حجاز

حظ اٹھا پائے گا وہ کوثر و تسنیم سے کیا
چکھ نہ پایا جو یہاں بادۂ مینائے حجاز

Marfat.com

سجدہ کرتے ہیں وہاں جا کے مقدّر والے
بخت ور ہوتے ہیں بس ناصیہ فرسائے حجاز

رنگ توحید کا روحوں پہ وہاں چڑھتا ہے
روپ بندوں کو نیا دیتی ہے دنیائے حجاز

کیا لبھا پائے ہمیں پیرس و لندن کی کشش
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

بخدا طیبہ و بطحا کا شرف ہے ان سے
نقشِ پائے شہِ دیں مرتبہ افزائے حجاز

خود شفا آئے مریضوں کی بلائیں لینے
نبض پر ہاتھ ہی رکھ دے جو مسیحائے حجاز

اپنی آغوش میں نہ لے لے اسے وقت رخصت
لُطف شہزاد پہ کچھ خاص جو فرمائے حجاز

Marfat.com

نعت

منگتے کا بھرم رکھنا سرکار کی سنت ہے
سائل کی صدا سننا سرکار کی سنت ہے

پُرسش کے لیے جانا دکھ درد کے ماروں کی
لاچار کے کام آنا سرکار کی سنت ہے

تنہائی میں چھپ چھپ کر غیروں کے لیے رونا
اپنوں کے ستم سہنا سرکار کی سنت ہے

مخلوق سے پیش آنا ہر حال میں شفقت سے
بندوں کا بھلا کرنا سرکار کی سنت ہے

Marfat.com

تعلیم شہِ دیں ہے، تکریمِ بنی آدم
تعلیم کو پھیلانا سرکار کی سنت ہے

شیطاں کا طریقہ ہے سفاکی و خوں ریزی
دشمن کو اماں دینا سرکار کی سنت ہے

مشکل ہو بھلے جتنی، حالات ہوں کیسے ہی
حق بات سدا کہنا سرکار کی سنت ہے

بیعت نہ کبھی کرنا فرعون زمانہ کی
ایمان پہ ڈٹ جانا سرکار کی سنت ہے

کچھ وقت عبادت میں راتوں کو بسر کرنا
آرام بھی فرمانا سرکار کی سنت ہے

جس ذات نے بخشی ہیں شہزادؔ ہمیں سانسیں
اس ذات کا دم بھرنا سرکار کی سنت ہے

Marfat.com

نعت

ابر کرم کچھ ایسا برسا تری گلی میں
خالی رہا نہ کوئی منگتا تری گلی میں

اٹکے ہوئے ہیں آنسو پلکوں پہ کس ادب سے
آہوں میں ڈھل گیا ہے گریہ تری گلی میں

سب زائروں کی خاطر ہے مژدۂ شفاعت
یہ چیز ہے تو بس ہے تنہا تری گلی میں

دیتی ہے پیار اتنا یہ سرزمین اقدس
ہر شخص لگ رہا ہے اپنا تری گلی میں

Marfat.com

ملتی ہے سر بلندی سر کو یہاں جھکا کر
دیکھا ہے ہم نے کر کے سجدہ تری گلی میں

سورج میں اک جھجک سی وقت طلوع دیکھی
مہتاب کو بھی گُم سُم پایا تری گلی میں

ہر شے میں ہم نے دیکھے حسنِ ازل کے جلوے
اک چیز بھی نہیں ہے بے جا تری گلی میں

پاس ادب سے دھڑکن / دل میں سمٹ رہی ہے
کچھ سَہل تو نہیں ہے رہنا تری گلی میں

شہزادؔ اس کرم کا گو اہل تو نہیں ہے
اے کاش اور کچھ دن رہتا تری گلی میں

Marfat.com

نعت

جو اہلِ قرب ہیں کب آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
رُخِ نبی کو وہ جاں سے گزر کے دیکھتے ہیں

دکھائی دیتا ہے دھندلا سا گنبدِ اخضر
جو آئینے میں کبھی چشم تر کے دیکھتے ہیں

چلو چلو کریں سجدہ ریاضِ جنت میں
نصیب ہم بھی ذرا اپنے سر کے دیکھتے ہیں

اگر ہے مسئلہ ناموس مصطفیٰ کا تو پھر
ہتھیلیوں پہ سروں کو بھی دھر کے دیکھتے ہیں

Marfat.com

فنا پذیر لگا ان کو رعب قصرِ شہی
سدا جو روزن ودر اُن کے گھر کے دیکھتے ہیں

رُخ حبیب تو شہزاد پھر ہے روئے حبیب
ادب شناس تو جالی کو ڈر کے دیکھتے ہیں

Marfat.com

نعت

اللہ نے یوں شان بڑھائی ترے در کی
تعظیم خود انساں کو سکھائی ترے در کی

ہر لمحہ مجھے رہتا ہے احساسِ حضوری
تصویر جو سینے میں سجائی ترے در کی

طاری تھا مری روح پہ معراج کا عالم
جالی جو مرے ہاتھ میں آئی ترے در کی

تھا پاس ترے ذوقِ طہارت کا خدا کو
سونپی جو فرشتوں کو صفائی ترے در کی

Marfat.com

اے رحمتِ عالم ہو کوئی وصل کا ساماں
ہے شاق بہت دل پہ جدائی ترے در کی

لیتے ہیں فرشتے بھی یہاں سانس ادب سے
وہ دھاک ترے رب نے بٹھائی ترے در کی

پابندِ ادب ہیں یہاں صدّیق و عمر بھی
تکریم وہ قرآں نے بتائی ترے در کی

آیا مری سانسوں کو مہکنے کا سلیقہ
خوشبو جو دل و جاں میں بسائی ترے در کی

توقیر ترے شہر کی مطلوب تھی رب کو
قرآں میں قسم اس لیے کھائی ترے در کی

کر آؤں چمن زارِ مدینہ کی زیارت
ہو پھر سے مقدّر میں رسائی ترے در کی

Marfat.com

اُس ہاتھ میں قدرت کا بھی کچھ ہاتھ تو ہوگا
جس ہاتھ نے بنیاد اٹھائی ترے در کی

اک بحر اُمڈنے لگا الطاف و عطا کا
سائل نے جو زنجیر ہلائی ترے در کی

اُس قوم کو آیا نہیں جینے کا قرینہ
جس قوم کو تعلیم نہ بھائی ترے در کی

انسان کو احسان ترے یاد رہیں گے
تاعمر نہ بھولے گی، بھلائی ترے در کی

شہزاؔد کے ہونٹوں پہ رہے نعت کا نغمہ
آنکھوں میں رہے جلوہ نمائی ترے در کی

Marfat.com

نعت

مہکتا گلستان مدینے کی گلیاں
ہیں جنت بداماں مدینے کی گلیاں

بہر سو ہیں شمعِ رسالت کی کرنیں
فروزاں فروزاں مدینے کی گلیاں

شہِ دوسرا ہیں یہاں جلوہ فرما
نہ ہوں کیوں نمایاں مدینے کی گلیاں

منور ہیں مکّہ کے بازار کیسے
ہیں کتنی درخشاں مدینے کی گلیاں

عقیدت کی دنیا ہے آباد ان سے
محبت کا عنواں مدینے کی گلیاں

نگاہوں کی ٹھنڈک ہے گنبد کا جلوہ
سکونِ دل و جاں مدینے کی گلیاں

یہیں پر گنہگار پاتے ہیں تسکیں
ہیں بخشش کا ساماں مدینے کی گلیاں

خدا کی عنایت ہے بطحا کی وادی
نبی کا ہیں احساں مدینے کی گلیاں

دلاتی ہیں رحمت کی امید سب کو
بھلاتی ہیں عصیاں مدینے کی گلیاں

ہیں مرغوبِ اہل نظر مدتوں سے
شبستاں شبستاں مدینے کی گلیاں

تلاشِ نگاہِ طلب ان کا روضہ
مرے دل کا ارماں مدینے کی گلیاں

دکھاتی ہیں شہزاد اہل جہاں کو
رہِ علم و عرفاں مدینے کی گلیاں

Marfat.com

نعت

ہر اک خوبی اسے زیبا جو ہے تعریف کے لائق
اسی کا نام ہے اعلیٰ اسی کی شان ہے فائق

درودِ سرمدی ہر وقت ہو سرکارِ والا پر
تحیّت کی گھٹا برسے حبیب ربّ اعلیٰ پر

ہر عظمت اس جہاں میں ان کے تلوے چومنے آئی
وہ خوبی بن گئی میرے نبی کو جو ادا بھائی

انہیں اچھی لگی جو بھی وہی عادت بھلائی ہے
جو ان سے ہوگئی منسوب وہ خصلت اچھائی ہے

Marfat.com

شرف لوح و قلم کا بڑھ گیا اسم گرامی سے
ضیاءِ عرشِ معلیٰ کو ملی ماہِ تہامی سے

شہِ دیں کا نہیں جبریل کا سدرہ نشیمن ہے
نہیں مطلوب قوسین آپ کا تو رب سے بندھن ہے

ملی آدم کو راحت اپنے نور العین سے مل کر
رُسل مسرور تھے اپنے دلوں کے چین سے مل کر

خدا بھی ہوگیا خوش سیّدِ کونین سے مل کر
مکمل دائرہ ہوتا ہے بس قوسین سے مل کر

شفیعِ عاصیاں کا ذکر ہے رافع وباؤں کا
طبیب دو جہاں کا نام ہے دافع بلاؤں کا

عقیدے کی مرے اسلاف بھی تصویب کرتے ہیں
مری تصدیق خود اوراقِ ''نشر الطیب'' کرتے ہیں

Marfat.com

زیارت سے نبی کی نوریوں کو بھی قرار آیا
فضائے عالمِ بالا پہ جیسے اک نکھار آیا

وہ ذاتِ وحدہٗ کا مصطفیٰ کو عبدہٗ کہنا
عجب تھا عابد و معبود کا وہ قبلہ رُو رہنا

ہوئے ہیں منکشف اسرار یہ اہلِ حقائق پر
خدا کے کس قدر انعام ہیں خیر الخلائق پر

گدائے بارگاہِ فخرِ موجودات ہیں سارے
معارف سرورِ دارین کی خیرات ہیں سارے

حقیقت میں مقامِ خواجۂ کل خواجگاں کیا ہے
خدا ہی جانتا ہے عظمتِ شاہِ شہاں کیا ہے

نہیں یہ جنس جو بدلے میں مال و زر کے ملتی ہے
غذا شہزاد روحوں کو نبی کے در سے ملتی ہے

Marfat.com

نعت

دل کی بستی بسائی تری نعت نے
بات بگڑی بنائی تری نعت نے

تیری مدحت نے مجھ کو کیا محترم
میری عزت بڑھائی تری نعت نے

جادۂ بندگی پر کیا گام زن
حمد مجھ کو سُجھائی تری نعت نے

محو کر کے مری سب زیاں کاریاں
دی مجھے ہر بھلائی تری نعت نے

میرے باطن کی تاریکیاں چھٹ گئیں
شمعِ مدحت جلائی تری نعت نے

میں ہوں ممنون آقا تری نعت کا
میری قسمت جگائی تری نعت نے

پھر کسی مشورے کی نہ حاجت رہی
بات ایسی سنائی تری نعت نے

بحرِ خواہش میں بس ڈوبتے ڈوبتے
کشتیِ جاں بچائی تری نعت نے

تیرے مولا سے لے کر مجھے بخش دی
تیری مدح سرائی تری نعت نے

Marfat.com

اس طرح اپنے اندر فنا کرلیا مجھ کو ہر شے بھلائی تری نعت نے
مجھ کو آغوش رحمت میں یوں لے لیا ہر تمنّا بھلائی تری نعت نے
دیکھ کر نوریوں کو بھی رشک آگیا ایسی محفل سجائی تری نعت نے
نعت سے مجھ پہ میری حقیقت کھلی کی مری رونمائی تری نعت نے
بات کرنے کا مجھ کو سلیقہ نہ تھا بات کرنا سکھائی تری نعت نے
ہم بھی ہو آئے جنت کے باغات سے دی ہمیں یہ رسائی تری نعت نے
وصل کی لذتوں سے کیا آشنا دور کی ہر جدائی تری نعت نے
فکر عقبیٰ سے مجھ کو بری کردیا دے کے ذوق گدائی تری نعت نے
گرد حرص و ہوس کی چھٹی روح سے کی دلوں کی صفائی تری نعت نے
مجھ کو حاصل ہے تائیدِ روح امیں کی یہ عقدہ کشائی تری نعت نے
اس عنایت پہ شہزاؔد ممنون ہے کی مری ہم نوائی تری نعت نے

Marfat.com

نعت

آپ کے ہو کے یا نبی ہم لوگ
کیوں ہیں اخلاق سے تہی ہم لوگ

آپ کے نام کا ادب ہے بہت
نعت پڑھتے ہیں آپ کی ہم لوگ

قلب میں احترام ہے بے حد
آپ کے ہیں غلام بھی ہم لوگ

یا نبی رحم کیجئے ہم پر
آپ ہی کے ہیں امتی ہم لوگ

آپ سے عشق ہے حضور مگر
ہیں تمدن میں مغربی ہم لوگ

آپ کی راہ سے ہٹے تو ہوئے
نفس و شیطاں کے مقتدی ہم لوگ

کفر دنیا پہ پھر مسلّط ہے
ہیں اسیرانِ بے بسی ہم لوگ

دربدر ہوگئے زمانے میں
ہو کے محرومِ رہبری ہم لوگ

مکتبِ علم و فن کے آپ رئیس
ہیں مگر اس کے مبتدی ہم لوگ

نسبتِ شہرِ علم کے باوصف
ہیں فقیرانِ آگہی ہم لوگ

جب تھی ہمراہ سنتوں کی ضیا
ظلمتوں میں تھے روشنی ہم لوگ

پھر بھی شہزادؔ ہے اُمیدِ کرم
گو کہ ہیں صیدِ گمرہی ہم لوگ

Marfat.com

نعت

کس طرح نہ ہو منبعِ انوار عمامہ
پہنے ہوئے ہیں سیّدِ ابرار عمامہ

ثابت ہے روایاتِ صحیحہ سے یہ دعویٰ
ہے تاجِ نبی سنتِ سرکار عمامہ

سجتا رہا جو سرور کونین کے سر پر
وہ رحمتِ عالم کا طرح دار عمامہ

شملے کی ہر اک تار میں رقصاں ہیں ستارے
اللہ رے زیبا و ضیا بار عمامہ

Marfat.com

دُر ہائے سیادت سے مرصّع ہے ہر اک بل
ہے سارے عماموں کا یہ سردار عمامہ

ہے جس میں جڑا ختم نبوّت کا نگینہ
سرکار کے سر پر ہے وہ شہکار عمامہ

جبریل اُتر آتے تھے سدرہ سے زمیں پر
دیتا جو کبھی دعوتِ دیدار عمامہ

ایمان کا اظہار ہے سرکار کی الفت
سرکار سے الفت کا ہے اظہار عمامہ

آتی ہیں سلامی کو فرشتوں کی قطاریں
نکلیں جو پہن کر شہِ ابرار عمامہ

دستار کی مانند جو روضے پہ سجا ہے
کاشانۂ اقدس کا ہے شہکار عمامہ

Marfat.com

ہے اس کو سرِ سرور کونین سے نسبت
کیونکر نہ ہو پھر نور کا مینار عمامہ

ہے قولِ شہِ ارض و سما فَاتَّبِعُوْنِي
اس واسطے مومن کو ہے درکار عمامہ

سرکار نے جو غزوۂ خیبر میں نوازا
تھا زیبِ سرِ حیدرِ کرّار عمامہ

سنت کے محافظ تھے سب اصحاب پیمبر
رکھتے تھے مہاجر ہوں کہ انصار عمامہ

تھی بدر میں دستار فرشتوں کے سروں پر
باندھے ہوئے آئے تھے مددگار عمامہ

شملے میں نہاں پشت پناہی کی ادا ہے
ہے ظلِّ یدِ ایزدِ غفّار عمامہ

Marfat.com

اس پر ہے سجا نقشۂ نعلینِ مبارک
کام آیا ہے مشکل میں کئی بار عمامہ

سوراخ ہیں آقا کئی دامان طلب میں
پھیلائے ہوئے ہوں سرِ دربار عمامہ

سجدے کی جو اس در پہ نہیں سر کو اجازت
ہے سجدۂ بے سر کو بھی طیّار عمامہ

چوموں کبھی اس کو تو کبھی سر پہ سجاؤں
ہے میرے لیے آپ کی پیزار عمامہ

پگڑی نہ اچھل جائے کہیں اہل حرم کی
آقا ہے توجہ کا طلبگار عمامہ

شہزاد یہ سرکارِ مدینہ کا کرم ہے
باندھے ہوئے ہے مجھ سا گنہگار عمامہ

Marfat.com

نعت

نانا کو کریں پیش جو حسنین عمامہ
کیسے نہ ہو پھر قرّۃ عینین عمامہ
مکّہ میں دیا آپ نے جب فتح کا خطبہ
باندھے ہوئے تھے سرورِ کونین عمامہ
جبریل بھی حیرت سے تکا کرتے تھے ان کو
جب سر پہ سجاتے شہِ دارین عمامہ
رفعت یہ ملی صاحب معراج کے صدقے
پہنچا تھا سرِ عرش یہ اک رَین عمامہ
ہر وقت مجھے رہتا ہے احساسِ حضوری
ہونے نہیں دیتا مجھے بے چین عمامہ
شہزادؔ میں کیسے نہ انہیں سر پہ سجاؤں
میرا تو ہیں سرکار کے نعلین عمامہ

Marfat.com

نعت

حیاتِ بے ثبات کو خدا اگر دوام دے
مجھے تو بس غلامی درِ شہِ انام دے

اک آرزو سی ہے دبی دلِ نیاز مند میں
اُنئیس و بو تراب سا مجھے بھی کوئی نام دے

میں ایک نعت لکھ سکوں، کعب بن زُہیر سی
مجھے قدیر و مقتدر قدرتِ کلام دے

کہاں چلی گئی ہے تو ہوائے شہر مصطفیٰ
مرے دل حزیں کو بھی سکون کا پیام دے

Marfat.com

ہماری سرزمین بھی ترس گئی ہے امن کو
ہمیں بھی خالقِ جہاں عمر سا اک امام دے

مرے نبی سا سرپرست دے ہر اک غلام کو
بلال سا ہر ایک سرپرست کو غلام دے

عقیق سے بھی خوب تر نفیس مثلِ آب زر
ثنائے نور کے لیے حروفِ نور فام دے

ازالہ ذکرِ مصطفیٰ سے میں کروں خطاؤں کا
میں خود سے لڑ سکوں مجھے وہ ذوقِ انتقام دے

ترس گئے ہیں امن کو ہم امن کے پیام بر
ہماری سمت بھی نظر، ہمیں بھی اب سلام دے

مجددیؔ میں امتّی ہوں شہریار علم کا
میں کیسے مان لوں اگر کوئی دلیل خام دے

Marfat.com

نعت

تنویرِ سخن نیرِّ تابانِ رسالت
تابانیِ فن نیّرِ تابانِ رسالت

فریاد کناں ہے شبِ عصیاں کی سیاہی
"ہاں ایک کرن، نیرِّ تابانِ رسالت"

کرنے کو فدا آپ کی عزت پہ ملے ہیں
یہ جان و بدن نیّرِ تابانِ رسالت

اک نعت لکھوں آپ کی میں خونِ جگر سے
ہے دل میں لگن نیّرِ تابانِ رسالت

Marfat.com

پڑھتے ہیں درود آپ کو دیتے ہیں دعائیں
یہ سرو و سمن نیّرِ تابانِ رسالت

کھلتے ہوئے پڑھتے ہیں سبق صلِّ علیٰ کا
گل ہائے چمن نیّرِ تابانِ رسالت

لکھتے ہی ثنا دور نکل جاتے ہیں دل سے
سب رنج و محن نیّرِ تابانِ رسالت

کرتے ہیں ہمیشہ شب بدعت کا ازالہ
انوارِ سنن، نیّرِ تابانِ رسالت

بے تاب فدا ہونے کو رہتے ہیں ہمیشہ
سب اہلِ سنن نیّرِ تابانِ رسالت

پڑھتا ہی رہے نعت کا شہزاد وظیفہ
ہے ایک ہی دُھن نیّرِ تابانِ رسالت

Marfat.com

نعت

اللہ نے کردی ہے بیاں شانِ رسالت
قرآن کی آیات ہیں شایانِ رسالت

دل جب سے ہے وابستۂ دامانِ رسالت
حاصل ہے مسلسل مجھے فیضانِ رسالت

ہر گوشۂ پر نور ہے فردوس بداماں
یہ عرشِ معلیٰ ہے کہ ایوانِ رسالت

سجدے کو مچلتا ہے بہرگام یہاں دل
ہے کعبۂ عشاق خیابانِ رسالت

Marfat.com

سرکار نے فرمایا اسے پاک بتوں سے
پہنچا تو ہے کعبے کو بھی فیضانِ رسالت

حرف آئے تو کیسے کوئی سرکار پہ آئے
ہے ذاتِ اَحدُ آپ نگہبانِ رسالت

آیاتِ الٰہی کے ہیں سرکار مفسّر
اللہ کا فرمان ہے فرمان رسالت

اس منصب عالی پہ انہیں فخر نہیں ہے
ہیں سرورِ دیں، سیّد و سلطانِ رسالت

سایہ سرِ ناعت پہ ہے جبریل کے پر کا
مولا کی اماں میں ہے ثنا خوانِ رسالت

ہو جائے ثمر بار مرا نخلِ تمنا
برسے جو کبھی قلب پہ بارانِ رسالت

Marfat.com

حسنین جو ہیں سیّدہ زہرا کے دُلارے
دنیا میں ہیں دونوں گل و ریحانِ رسالت

بے تاب چٹکنے کو ہے غنچہ مرے دل کا
ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت

ہونٹوں پہ نئی نعت کے اشعار سجائے
ہے زمزمہ خواں بلبلِ بستانِ رسالت

ہیں عالم حیرت میں اولوالعزم پیمبر
خالق نے بنائی ہے عجب شانِ رسالت

قرآن میں خالق نے قسم کھائی ہے اس کی
ایمان کی جاں یونہی نہیں جانِ رسالت

اس در کے جو اکرام کا قائل ہی نہیں ہے
لو بن کے کھڑا ہے وہی دربانِ رسالت

Marfat.com

یہ گلشن بے خار ہے محفوظ خزاں سے
شہکار ہے فطرت کا گلستانِ رسالت

موقوف ہے اس بات پہ انساں کی ترقی
انسان کو کس درجہ ہے عرفانِ رسالت

انسان کو سرکار نے انسان بنایا
انسان پہ کیا کم ہے یہ احسانِ رسالت

شہزآد یہ اعزاز کوئی کم تو نہیں ہے
مجھ ایسا گنہگار ہو مہمانِ رسالت

Marfat.com

نعت

جمالِ سرورِ دیں کا کہاں سے لاؤں پیمانہ
کہ جبرائیل بھی شمعِ رسالت کا ہے پروانہ

مرے آقا مرے احوال پر بھی رحم فرمانا
خصائل آپ کو خالق نے بخشے ہیں کریمانہ

شہنشاہ دو عالم کی گلی کا ہے عجب منظر
یہاں ہر ایک دیوانہ نظر آتا ہے فرزانہ

فرازِ عرش سے ہر دم نئے انوار اترتے ہیں
شہِ کونین کے روضے کا عالم ہے جداگانہ

Marfat.com

خدا کے نور نے جلوہ نمائی کی ہے اس دھج سے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بسے انوار خورشید حرم اس شان سے اس میں
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"

بھٹکتے آدمی کو دے دیا کردار کا جوہر
سجایا پیکرِ اخلاق نے یوں دل کا ویرانہ

نگاہِ لطف پھر ہو رحمۃ للعالمیں اس پر
ہوئے جاتے ہیں پھر انسان کے تیور بہیمانہ

رہی اس کو ہمیشہ کدّ شہِ دیں کے غلاموں سے
روش ابلیس نے سرکار سے رکھی حریفانہ

جہاں روح و بدن کے گھاؤ سارے بھرتے جاتے ہیں
مدینہ میں طبیبِ حق نے کھولا وہ شفاخانہ

Marfat.com

ثنا خوانِ شہِ دیں کی بڑی توقیر ہے لوگو
خدا کا فضل ہے اتنی بڑی توفیق مل جانا

وہ اپنے مدح گستر کے لیے اُن کا دعا کرنا
وہ اپنے شاعرِ دربار کا اکرام فرمانا

مجھے روح القدس اپنے قریں محسوس ہوتے ہیں
کبھی جب یاد آجاتی ہے ان کی داد شاہانہ

ثنا خوانِ شہِ دیں کے لیے بے حد ضروری ہیں
ادب، صدق و وفا، حسنِ عمل، سیرت شریفانہ

مرے آقا ہی زیبِ مسندِ محمود جب ہوں گے
تو پھر کیا عرصۂ محشر سے اے شہزاد گھبرانا

Marfat.com

نعت

ان پر درود بھیجئے حمدِ خدا کے بعد
پڑھیے نبی کی نعت خدا کی ثنا کے بعد

یہ بات مانتے ہیں خلیل و کلیم بھی
خیر الوریٰ کی شان ہے ذوالکبریا کے بعد

تاج سرِ وظائف و اذکار ہے درود
باقی ہر ایک ورد ہے صلِّ علیٰ کے بعد

بعد از خدا بزرگ ہیں وہ قصہ مختصر
"اک مصطفیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

Marfat.com

کچھ بھی نہ تھا خدا کے سوا کائنات میں
عالم تمام خلق ہوا مصطفیٰ کے بعد

سرکار سے ہیں عالم امکاں کی رونقیں
ہر واقعہ ہوا ہے شہِ دوسرا کے بعد

ہمسائیگی ملے شہِ دارالسلام کی
کیا اور مانگتا میں بھلا اس دعا کے بعد

سرشار کردیا اسے رحمت پناہ نے
پہنچا درِ حضور پہ جو بھی خطا کے بعد

شہزاد کو بھی ہے اسی چادر کی جستجو
پائی تھی کعب نے جو حصولِ رضا کے بعد

Marfat.com

نعت

ذکرِ شہِ انام ہے نام خدا کے بعد
یہ ورد صبح و شام ہے نامِ خدا کے بعد

پہلے اسی کا ذکر ہے ہر کارِ خیر سے
سرکار پر سلام ہے نامِ خدا کے بعد

تحریر ہے جو نور کے حرفوں سے عرش پر
"اک مصطفیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

حمد خدا کے بعد ہے مولائے کل کی نعت
مدحت کا اہتمام ہے نامِ خدا کے بعد

Marfat.com

ہیں حرز جاں درود و تحیّت کے زمزمے
چرچا یہی کلام ہے نام خدا کے بعد

ہر دم نیا مراقبہ محراب نعت میں
اپنا تو بس یہ کام ہے نامِ خدا کے بعد

پڑھتا ہوں ان کے اسم گرامی پہ میں درود
پونجی یہی تمام ہے نامِ خدا کے بعد

قطعہ ہو یا رباعی، قصیدہ ہو یا غزل
مدحِ نبی مُدام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے بزم عناصر کی ابتدا
اس پر ہی اختتام ہے نامِ خدا کے بعد

اس نام سے ہے خیمۂ گردوں تنا ہوا
اس نام کو دوام ہے نامِ خدا کے، بعد

Marfat.com

یہ بات ہر کتاب مقدّس میں ہے لکھی
سرکار کا مقام ہے نامِ خدا کے بعد

لوحِ مبیں پہ نام ہے سرکار کا رقم
یہ نام ہی امام ہے نامِ خدا کے بعد

شہزاد میرے آقا و مولا کے نام کا
کس درجہ احترام ہے نامِ خدا کے بعد

Marfat.com

نعت

جیسے خدا کی ذات سے ہیں مصطفیٰ قریب
ایسے نہ لا یزال کے کوئی ہوا قریب

جو جتنا بارگاہ نبی سے رہا قریب
اتنا ہی ذوالجلال کے ہوتا گیا قریب

کرتا ہے طے وہ قرب الٰہی کی منزلیں
کرتے ہیں جب کسی کو حبیب خدا قریب

وہ خوش نصیب کون ہے از غار تا مزار
ہر حال میں حضور نے جس کو رکھا قریب

Marfat.com

دنیاؔ کو رنگ و نور سے معمور کرگیا
اس پیکرِ جمال کے جو بھی رہا قریب

مضموں ملا یہ سورۂ احزاب سے مجھے
مومن کی جاں سے بھی ہیں شہِ انبیاء قریب

پابند قرب و بُعد نہیں ان کی بارگاہ
یہ ان کا مسئلہ ہی نہیں دور یا قریب

ذکر نبی کو جو بھی بنائے گا حرزِ جاں
اس کو رکھیں گے حشر میں خیر الوریٰ قریب

آقا نے اپنی ذاتِ مقدّس کا جُز کہا
کس درجہ تھیں حضور کے خیر النساء قریب

ہوتی ہے سہل اسوۂ اقدس کی پیروی
رکھتا ہوں نقشِ پائے نبی کو سدا قریب

شہزادؔ زندگی میں مزے لوں بہشت کے
دو چار دن جو رکھ لیں شہِ دوسرا قریب

Marfat.com

نعت

یہی میرا وظیفہ ہے، یہی میری عبادت ہے
میں اہلِ نعت میں سے ہوں، میسر یہ سعادت ہے

زمانے بھر کی مہمانی کو وا بابِ عنایت ہے
ہیں جس کے ریزہ چیں سلطاں، یہ ایسا خوانِ نعمت ہے

سنو! تقویمِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ پر جس کی خلقت ہے
اسے جینے کی حاجت ہے، نہ مرنے کی ضرورت ہے

قدم فرما ہوئے ہیں رحمۃ للعالمیں ﷺ جس جا
وہاں کا ذرّہ ذرّہ آج تک خورشید سیرت ہے

Marfat.com

نہ ہو پابوسیٔ مولائے عالم ﷺ سے جو بہرہ مند
وہ دنیا کوئی دنیا ہے وہ جنت کوئی جنت ہے

مرا گریہ بھی اک فیضان ہے اس ابرِ رحمت کا
کہ چشم تر میں جو بھی قطرہ ہے، دریا بضاعت ہے

محمد ﷺ کے غلاموں، جاںنثاروں، فیض یابوں میں
ہر اک شاہِ ولایت ہے، ہر اک میرِ امامت ہے

کہا جبریل نے اپنے مراتب کو بیاں کرکے
یہ سب حضرت تمہاری مہربانی ہے، عنایت ہے

یہی احساس رکھتا ہے ترو تازہ مجھے ہر دم
میں کس کا امتی ہوں اور میری کس سے نسبت ہے

ہمیشہ سے رہے ہیں متفق اہل نظر اس پر
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغ جنت ہے"

دیار قدس میں شہزادؔ تھا امسال بھی حاضر
ہوا پھر سے کرم بے حد، شہِ طیبہ ﷺ کی شفقت ہے

Marfat.com

نعت

زہے مقدر ہمیں بھی نسبت ہے بارگاہِ شہِ شہاںﷺ سے
غبار کو بھی تو کچھ علاقہ ہوا ہی کرتا ہے کارواں سے

ہر ایک تشبیہ سے مُبرّا، ورا ہے بے شک وہ ہر مکاں سے
''ملا خدا بھی اگر کسی کو، ملا محمدﷺ کے آستاں سے''

جہانِ فانی میں آرہے ہم ہجومِ ارواح سے نکل کر
تمنا ان کی لیے پھرے ہے، یہاں وہاں سے، وہاں یہاں سے

مِرا حوالہ یہاں بھی ان کی عنایتیں ہیں، نوازشیں ہیں
خدا نے چاہا تو جانا جاؤں گا حشر میں بھی اِسی نشاں سے

Marfat.com

ثنائے خواجہ کی کیف افزا فضا میں لیتا ہوں سانس جب میں
اترنے لگتا ہے قلبِ مضطر پہ اک سکینہ سا آسماں سے

مقامِ محمود پر قیامت کے روز ہوں گے حضور ﷺ فائز
انہی کی مدحت سنائی دے گی ہر ایک لب سے، ہر اک زباں سے

برستا جائے گا ابرِ بخشش باذنِ مولا وہاں وہاں پر
گزرتے جائیں گے سرورِ دیں بروزِ محشر جہاں جہاں سے

وہ دیکھ شہزاؔد ان کا روضہ ریاضِ جنّت سے متصل ہے
بہشت بھی فیض پا رہی ہے شہِ مدینہ کے گلستاں سے

Marfat.com

نعت

شکر ہو سکتا نہیں اس پر خدائے پاک کا
نعت گو اس نے کیا مجھ کو شہِ لولاک کا

مرتکب ہے جو بھی ایذائے رسول پاک کا
ہے جہنم مستقر ایسے ہر اک بے باک کا

اشک مشغولِ دعا ہیں جالیوں کے روبرو
بخت جاگ اٹھا ہے میرے دیدۂ نمناک کا

جو تھے محروم بصیرت، ہو گئے اہل نظر
سرمہ آنکھوں میں لگا کر اس گلی کی خاک کا

Marfat.com

نوعِ انساں تھی تباہی کے کنارے پر، کہ بس
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک کا"

مجھ پہ ہوتی ہے نچھاور خود بہارِ ہشت خلد
غنچہ دل میں جب چٹکتا ہے درودِ پاک کا

اس کی امت پر بھی کھول ابوابِ رحمت اے کریم!
جس کی خاطر وا کیا تھا تو نے، در افلاک کا

یہ بھی تھا سرکارِ والا کے خصائص میں سے ایک
دور ہی سے دشمن پر بیٹھ جانا دھاک کا

کس ادب سے چومتی ہوگی لب و دندان کو
مرتبہ اعلیٰ ہے کتنا آپ کی مسواک کا

دھو کے پیتے تھے قمیص پاک کا پانی مریض
معجزہ مشہور ہے سرکار ﷺ کی پوشاک کا

میں کہ اک موجِ غبارِ کاروانِ نعت ہوں
ہے کرم شہزآد یہ بھی اس خس و خاشاک کا

Marfat.com

نعت

مجھے فیضان صبح و شام آتا ہے محمد کا
زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

مصائب دنیوی ہوں یا مراحل قبر ومحشر کے
وسیلہ بے کسوں کے کام آتا ہے محمد کا

مسافر جادۂ سیرت کے رکھ ملحوظ یہ نکتہ
مدینہ راہ میں ہر گام آتا ہے محمد کا

سناتا ہے جب آ کر ذکر طیبہ کا کوئی زائر
تو لگتا ہے کہ بس پیغام آتا ہے محمد کا

Marfat.com

قصیدہ جب بھی دربارِ نبی میں نذر کرتا ہوں
نیا ہر بار اک انعام آتا ہے محمد کا

فلاح و فوز کے حق دار ہیں دنیا و عقبیٰ میں
بجا لانا جنہیں اکرام آتا ہے محمد کا

پکاریں اہل جنت جب پڑے مجھ پر نظر ان کی
وہ دیکھو بندۂ بے دام آتا ہے محمد کا

مجھے شہزادؔ ان کی تشنگی پہ رشک آتا ہے
بجھانے پیاس جن کی جام آتا ہے محمد کا

Marfat.com

نعت

دو عالم کی زینت رسالت کسی کی
خدا کی عنایت رسالت کسی کی

کمال ہدایت رسالت کسی کی
جمال نہایت رسالت کسی کی

فروغ شریعت رسالت کسی کی
ہے روح طریقت رسالت کسی کی

کرم کی روایت رسالت کسی کی
سراسر ہے رحمت رسالت کسی کی

رُسل آئے آدم سے تا ابن مریم
کہ تھی غرض و غایت رسالت کسی کی

ازل تا ابد جلوہ گر اب رہے گی
بصد شان و شوکت رسالت کسی کی

ہوئی ضوفشاں عرصۂ تیرگی میں
بصدق و امانت رسالت کسی کی

قسم لم یزل کی بنائی گئی ہے
برائے اطاعت رسالت کسی کی

رسل مقتدی ہوں گے روز قیامت
کرے گی قیادت رسالت کسی کی

Marfat.com

نہ کیوں دو جہاں پھر کریں استفادہ دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی

جو رسوائے عالم تھے اب محترم ہیں ہے وجہِ کرامت رسالت کسی کی

ہماری شفاعت کو شہزؔاد ہوگی بروز قیامت رسالت کسی کی

❖

Marfat.com

نعت

خدا کا تقرب ہے قربت کسی کی
کہ ہے اصل ایمان الفت کسی کی

کلام الٰہی کی آیات بن کر
ہوئی جلوہ فرما فضیلت کسی کی

نمازی صلوٰۃ و ثنا پڑھ رہے ہیں
ادا ہو رہی ہے عبادت کسی کی

سبھی انبیاء و رسل محترم ہیں
مسلّم ہے سب پر قیادت کسی کی

ہے سب اہل ایماں کا پختہ عقیدہ
ہمیں کام دے گی شفاعت کسی کی

بہرحال دامانِ سائل کو بھرنا
ہمیشہ رہی ہے روایت کسی کی

خدا کی قسم نعت بھی خوب شے ہے
کسی کی نجات اور مدحت کسی کی

عجب دلکشی ہے مدیحِ نبی میں
کسی کی ثنا اور سعادت کسی کی

کسی کے کرم پر لگی ہیں یہ آنکھیں
نوازے گی آخر عنایت کسی کی

ہمارے فضائل بھی قرآن میں ہیں
کہ آخر کو ہم بھی ہیں امت کسی کی

ہمارا بھی شہزادؔ ہے کوئی وارث
ہے حاصل ہمیں بھی حمایت کسی کی

Marfat.com

نعت

ہر عقیدت پہ مقدّم ہے عقیدت اپنی
فیض سرکارِ دو عالم ہے عقیدت اپنی

دل تصور میں مدینے کے سفر پر مائل
ساتھ با عزم مصمم ہے عقیدت اپنی

مستقل ربط ہے بارانِ کرم سے ہم کو
موسمِ زرد میں رم جھم ہے عقیدت اپنی

فردِ اعمال میں مرقوم ہیں نعتیں ان کی
لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی

التفات شہِ کونین میسر ہے ہمیں
ایک سرشاری پیہم ہے عقیدت اپنی

بے خودی میں بھی رہا صحو کا عالم طاری
تابش نور مجسم ہے عقیدت اپنی

اک تسلسل ہے تحیات و ثنا کا ہر پل
محو تسلیم دما دم ہے عقیدت اپنی

طے کیے ایسے محبت کے مدارج ہم نے
رب کے محبوب سے محکم ہے عقیدت اپنی

جب سے وابستۂ دامانِ کرم ہوں شہزادؔ
بے نیازِ الم و غم ہے عقیدت اپنی

Marfat.com

نعت

رسولِ ہر دو عالم کا ہے یہ فرمان "لا تغضبْ"
یہ فرمانِ نبی ہے صاحبِ ایمان "لا تغضبْ"

نصیحت کے لیے جب کی گزارش اک صحابی نے
کہا سرکار نے ہربار اے انسان "لا تغضبْ"

خطا سے در گزر کرنا بہت محبوب ہے رب کو
کسی حالت میں بھی اے بندۂ رحمان "لا تغضبْ"

خدا کو ہے بہت ہی پیار غصہ پینے والوں سے
بڑی "والکاظمین الغیظ" کی ہے شان "لا تغضبْ"

Marfat.com

شہِ کونین کی سیرت کا ہے اک دلنشیں پہلو
کرو تم دشمنوں کے ساتھ بھی احسان "لَا تغضب"

شعارِ انبیاء و اصفیاء ہے در گزر کرنا
یہی ہے شیوۂ اہلِ رہِ عرفان "لَا تغضب"

چلو یہ باہمی بے زاریاں سب ختم کر ڈالیں
فنا ہوجائیں گے اک دن یہ مال و جان "لَا تغضب"

ترا سب سے بڑا دشمن ہے تیرے ساتھ ہر لحہ
کہیں چنگاریاں بھڑکا نہ دے شیطان "لَا تغضب"

جسے قابو ہو اپنے نفس پر غصے کی حالت میں
ہے طاقتور حقیقت میں وہی انسان "لَا تغضب"

تکبّر بندۂ ناچیز کو زیبا نہیں ہر گز
انا کو چھوڑ دے اے پیکرِ ایقان "لَا تغضب"

Marfat.com

خدائے قاہر و جبّار کی بھی ہے رضا اس میں
جسے سب مانتے ہیں تو بھی اس کی مان "لا تغضبُ"

خدا نے بھی کیا غصے پہ اپنے فضل کو غالب
وہ بے شک ہے حلیم و غافر و سبحان "لا تغضبُ"

مری اس بات پر شہزاؔد ہے "ما ینطقُ" شاہد
حدیثِ سرور دیں ہی تو ہے قرآن "لا تغضبُ"

Marfat.com

مدینہ کی کھجوریں

آتی ہیں بہت یاد مدینہ کی کھجوریں
ہیں رزقِ خداداد مدینہ کی کھجوریں

ہمراہ یہ لے آتی ہیں زمزم کے کٹورے
کر دیتی ہیں دل شاد مدینہ کی کھجوریں

گزری تھی جو حجاج پہ دورانِ زیارت
کہتی ہیں وہ روداد مدینہ کی کھجوریں

جو باغ کہ سیراب نہ ہوتا ہو کسی سے
کر دیتی ہیں آباد مدینہ کی کھجوریں

Marfat.com

اللہ کے محبوب سے نسبت جو ہے ان کو
پاتی ہیں بہت داد مدینہ کی کھجوریں

کرتی ہیں کرم زائر طیبہ پہ خصوصی
بن جاتی ہیں ہم زاد مدینہ کی کھجوریں

یہ جذبۂ ایمان کو دیتی ہیں حرارت
ہیں دافعِ الحاد مدینہ کی کھجوریں

جب بھوک ستاتی ہے مسافر کو سفر میں
فرماتی ہیں امداد مدینہ کی کھجوریں

ہر آن تصور میں ہیں زمزم کے کٹورے
آنکھوں میں ہیں آباد مدینہ کی کھجوریں

سرکار کے فیضان سے معمور ہیں ریشے
ہیں پیکرِ ارشاد مدینہ کی کھجوریں

اللہ رے وہ عنبر و عجوہ کی حلاوت
کیا خوب ہیں شہزاد مدینہ کی کھجوریں

Marfat.com

قطعات

کبھی تبت یدا کا تازیانہ تا و تب آیا
کہیں ما اغنیٰ عنہٗ مالہٗ اور ما کَسَبْ آیا
تری ناموس کا خود قادرِ مطلق محافظ ہے
حمایت میں تری یا مصطفیٰ قرآن سب آیا

❖

اگر توبہ پہ ہے مائل طبیعت
وضو کر لیجیے پہلے دعا سے
نہیں ہے آنکھ میں پانی تو کر لیں
تیمّم خاکِ پائے مصطفیٰ سے

❖

Marfat.com

قطعات

حاصل عمر ہے بشر کے لیے
سرورِ دیں کی ذات کا ادراک
نعت میں نعت ہی کا ہو مضموں
اس کو کہتے ہیں نعت کا ادراک

غرّنی رحمة ربّی

کر دیا غافل تجھے کس نے خدا کی ذات سے
مجھ سے پوچھا ایک دن یہ آیۂ قرآن نے
جھوم کر شہزاؔد میں نے یوں دیا اس کا جواب
کر دیا بے باک مجھ کو رحمتِ رحمٰن نے

Marfat.com

تبصرہ

شہزاد مجددی کی نعت کے کئی پہلو ہیں ۔ ان کے ہاں نعتیہ موضوعات کا بڑا تنوع ہے۔ جذبات و احساسات اور نظریات کو بیان کرنے کے الگ الگ انداز ہیں ۔ موصوف دیار مصطفیٰ ﷺ جانے اور وہاں زیست کرنے کے جذبات اور خواہشات کو جس طرح بیان کرتے ہیں اور پھر جس طرح دورانِ حاضری درو دیوار حبیب کبریا کی بات کرتے ہیں ۔ اس سے ان کا عشق اور عقیدت واضح جھلکتی نظر آتی ہے۔ شہزاد مجددی فن نعت گوئی کو سعادت بھی سمجھتے ہیں اور پھر اس سعادت اور عطا پر فخر بھی کرتے ہیں ۔ اس فخر کا اظہار وہ جس انداز سے کرتے ہیں قاری خود اس انداز میں کیف و سرشاری محسوس کرنے لگتا ہے۔

شہزاد مجددی کے ہاں نعت میں غزل کا رنگ بھی نمایاں ہے اور خوبصورت الفاظ کا استعمال بھی جو کہ آپ کی نعت کو فنی حوالے سے حسین ترین بنا رہا ہے۔ آپ نے نعت لکھتے ہوئے عقل و شعور کے سارے در وا کئے ہوتے ہیں کہ بات کہیں مقام مصطفیٰ ﷺ سے پیچھے نہ رہ جائے ۔ شہزاد کی حمد و مناجات میں جو دعائیں اور التجائیں ہیں وہ بھی در حبیب خدا پہ زیست کرنے اور نعت رسول مصطفیٰ ﷺ لکھنے اور پڑھنے کی ہیں۔ ان کی نعت سے مکمل وابستگی ہی ہے جو کہ ان کی نعت کو زندہ رکھے ہوئے ہے کیونکہ ان کے ہاں روایتی اور مصنوعی خیال نہیں ہیں ہر خیال میں سچائی اور رعنائی ہے۔ عشق ومحبت ہے اور وہ اس فن نعت کو زندگی تصور

Marfat.com

کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مرا آغاز اور انجام ہے شہزاد نعت اُن کی
ہوا ہے کام اک مجھ سے یہی مقدور بھر افضل

روح کا رزق اترتا ہے فلک سے جب بھی
میرے حصے میں شہِ دیں کی ثنا آتی ہے

شہزاد مجددی فن نعت میں اور حمد نگاری کے راستے میں عشق کو ہی رہبر و مرشد اور روشنی و نور سمجھتے ہیں کیوں کہ اس کے علاوہ نہ تو نعت لکھی جاتی ہے اور نہ ہی زندگی بسر ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی حمد و نعت میں فلسفہ عشق کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے اور عاشقانِ رسول خدا ﷺ کو دو جہانوں میں معتبر و افضل گردانا ہے شہزاد مجددی کی نعت ہمیں سیرت و صورت مصطفیٰ ﷺ سے عشق سکھاتی ہے اور آپ ﷺ کے خلق عظیم کی بات کو ہمارے قلب و روح میں ایسے اتارتی ہے کہ ہمارے ذہن و فکر پر عشق کے معانی کھلتے جاتے ہیں۔ ہماری بصیرتوں اور بصارتوں میں رنگ، روشنی اور نور کے در وا ہوتے جاتے ہیں۔ ہمارا دامن خیرات مصطفیٰ ﷺ سے بھر جاتا ہے اور ہم اپنے آپ کو دنیا کے بادشاہوں میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔

سہ ماہی مفیض (نعت تبصرہ نمبر) شمارہ ۲۷ ـ ۲۰۰۸ء

Marfat.com

Marfat.com

وہ دیکھ شہزاد اُن کا روضہ ریاضِ جنت سے متصل ہے
بہشت بھی فیض پا رہی ہے شہِ مدینہ ﷺ کے گلستاں سے

علامہ محمد شہزاد مجددی کو دیگر علمی و روحانی فضائل کے علاوہ ربِ لم یزل کی طرف سے نعت گوئی کا وصف بھی ودیعت کیا گیا ہے اور وہ علمی و ادبی حلقوں میں اس حوالے سے بھی اپنی خاص پہچان رکھتے ہیں۔ ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری ادبی و فنی محاسن کا مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ اور تعلق بالرسول ﷺ کے حوالے سے بھی قاری پر نت نئے در کھولتی ہے اور پڑھنے والا خود کو محبت و عبودیت سے معمور فضاؤں میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ علومِ دینیہ سے گہری وابستگی اور حدیث و سیرت کے عمیق مطالعہ نے ان کی نعت کو نہ صرف نکھار اور ندرت سے نوازا ہے بلکہ شرعی اعتبار و استناد بھی بخشا ہے۔ نعت کے ہفت خواں کو طے کرنے میں جہاں ان کے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ نے انھیں خضرِ راہ کا کام دیا ہے وہاں اس پل صراط سے بخیر و خوبی گزرنے میں ان کے ذوقِ نقد و نظر نے بھی ہم کاری کی ہے۔ علامہ مجددی نے اکابر امت سے بھی اس سلسلہ میں بھرپور استفادہ کیا ہے اور وہ مراحلِ نعت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا مرشد و رہبر گردانتے ہیں۔۔۔

میں بھی ہوں شہزاد شاملِ کاروانِ نعت میں
یوں تعلق کعب و حسان و سنائی سے ہوا

علامہ (ڈاکٹر) محمد طاہر القادری
محمد طاہر القادری
21/02/2010

دارالاخلاص ®

Marfat.com